نور ہدایت سیریز ۱

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مقامِ رسول ﷺ • محبتِ رسول ﷺ • تعظیمِ رسول ﷺ

www.KitaboSunnat.com

تالیف محدث العصر فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ترتیب وتخریج حافظ شبیر صدیق حفظہ اللہ

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

نور ھدایت سیریز 1

محمد رسول اللہ ﷺ

مقامِ رسول ﷺ ۔ محبتِ رسول ﷺ ۔ تعظیمِ رسول ﷺ

تالیف محدث العصر فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ترتیب و تخریج حافظ شبیر صدیق حفظہ اللہ

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

قرآن مجید، تفاسیر، احادیث، سپارے
نصابی وغیر نصابی کتب اور
دارالسلام کی تمام کتب طلب فرمائیں

مسلم پبلیکیشنز
48-ہادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

واٹس ایپ اینڈ کال 0312-4246740،0322-4044013
اکاؤنٹ: شبیر صدیق
0207-0102420361 میزان بینک، اردو بازار برانچ لاہور
جاز کیش اکاؤنٹ 0312-4246740

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- حرفِ آغاز ---------- 9
- مقام رسول ﷺ ---------- 11
- رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی قسم ---------- 13
- بحیثیت انسان بھی سب سے بلند و بالا ---------- 15
- بحیثیت رسول بھی سب سے بلند و بالا ---------- 16
- خاتم النبیین کا سہرا بھی آپ کے سر ہے ---------- 16
- علماء کی شان وعظمت ---------- 17
- اللہ تک رسائی بذریعہ رسول ---------- 18
- محبتِ الٰہی کا حصول بذریعہ رسول ---------- 19
- رفعتِ الٰہی مع رفعتِ ذکرِ رسول ---------- 20
- اختلافات میں فیصلہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کا ---------- 23
- آخری عظیم الشان وصیت ---------- 25
- شفاعتِ کبریٰ صرف آپ کا حق ---------- 26
- سب سے پہلے شافع اور جنتی ---------- 27
- اُمتِ محمدیہ کا عظیم مقام ---------- 27
- ہم آپ کو خوش کریں گے ---------- 28
- اُمتِ محمدیہ کے افراد بغیر حساب جنت میں ---------- 29
- تمام مقامات تابع ہیں رسالت کے ---------- 30
- سب سے پہلے اطاعتِ رسول ---------- 30
- محبت رسول ﷺ ---------- 33
- محبت رسول ﷺ کی اہمیت ---------- 35

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جان سے بڑھ کر نبی ﷺ سے محبت ---------- 36
- محبت رسول ﷺ کے فائدے ---------- 37
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایمان پر استقامت ---------- 39
- جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت ---------- 40
- اے حاملینِ کتاب وسنت خوش ہو جاؤ ---------- 43
- ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی عظمت ---------- 44
- نبی ﷺ کی محبت کا نتیجہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت ---------- 46
- اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی محبت کا مستحق بندہ ---------- 47
- فرشتوں کی کثرتِ تعداد کی بنا پر آسمانوں کی چرچراہٹ ---------- 48
- اللہ کی محبت حاصل کرنے کا نسخہ ---------- 50
- اللہ کے محبوب بندے کے لیے قبولِ عام ---------- 50
- محبت کا حقیقی معنی ومفہوم ---------- 51
- بعثتِ انبیاء علیہم السلام کا مقصد ---------- 53
- محبت رسول کی حقیقی نشانی ---------- 53
- اہل بدعت کی نشانی ---------- 55
- رسول اللہ ﷺ کی ایک منفرد شان ---------- 56
- مقامِ رسالت کی شان وعظمت ---------- 57
- شفاعت کی قسمیں ---------- 58
- امت محمدیہ کی شان وعظمت ---------- 60
- رسول اللہ ﷺ کو ماننے والے کون؟ ---------- 61
- نبی ﷺ کا ذکرِ خیر ---------- 62
- رسول اللہ ﷺ کا حقیقی ذکر ---------- 63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ظاہری محبت کافی نہیں ---------- 66
- رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور ہماری ذمہ داریاں ---------- 69
- آپ ﷺ کی تعظیم فرض ہے ---------- 71
- اللہ ہر عیب سے پاک ہے ---------- 72
- تمام قسم کی تعظیم کا مرکز ومحور ---------- 74
- منصبِ رسالت کیا ہے؟ ---------- 77
- اتباع اور اطاعت میں فرق ---------- 79
- سب کچھ اطاعت کے تابع ہے ---------- 80
- اطاعت کے بغیر محبت ---------- 82
- حقیقی محبت جانچنے کی کسوٹی ---------- 83
- بدعتی شخص کی پہچان ---------- 84
- غلو سے پاک تعظیم وتوقیر ---------- 85
- گستاخانہ رویوں پر ہمارا طرزِ عمل ---------- 87
- حرمتِ رسول کا اصل تقاضا ---------- 88
- محبتِ رسول کے عظیم مظاہر ---------- 89
- ادب کی ایک شاندار مثال ---------- 90
- ایک انصاریہ عورت کی رسول اللہ ﷺ سے شاندار محبت ---------- 91
- مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کو تسلی ---------- 91
- غلبہ اور کامیابی کی اساس ---------- 92
- میلاد النبی ﷺ اور دیگر رسوم ورواج ---------- 95
- بعثتِ انبیاء کا مقصد اطاعت انبیاء ہے ---------- 97
- اتباع کی حقیقت ---------- 98

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ عمل کے درست ہونے کی چھ شرائط ---------- 98
❀ عمل کا سبب ---------- 99
❀ عمل کی جنس ---------- 100
❀ عمل کی کیفیت ---------- 101
❀ عمل کی مقدار ---------- 103
❀ عمل کا زمانہ ---------- 104
❀ عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت ---------- 106
❀ نبی ﷺ نے عید میلاد نہیں منائی ---------- 106
❀ خیر القرون میں بھی عید میلاد کا وجود نہ تھا ---------- 107
❀ بدعت اپنے رنگ بدلتی ہے ---------- 107
❀ اُمت کی اکثریت گمراہ ---------- 108
❀ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا مضبوط ایمان ---------- 109
❀ عمل کی جگہ اور زمانہ ---------- 111
❀ ربیع الاوّل یا ربیع النور؟ ---------- 112
❀ حکمت بھی شرعی ہو ---------- 113
❀ عقل نہیں نقل حجت ہے ---------- 114
❀ امیرِ عمر رضی اللہ عنہ کا دوٹوک فیصلہ ---------- 115
❀ نقل پر عقل کی تقدیم پریشانی کا باعث ---------- 117
❀ محبت دلیل پر قائم ہو ---------- 118
❀ مشقت بھی دلیل پر قائم ہو ---------- 120
❀ صرف سوچ کا اچھا ہونا کافی نہیں ---------- 123
❀ حقیقی اتباع کی علامت ---------- 124

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

اللہ کا شکر ہے کہ ادارے نے اس سے قبل بھی رسول اکرم ﷺ کی تعظیم، رفعت، حرمت اور سیرت پر مختصر اور جامع کتب شائع کی ہیں۔ اس سلسلے کی ایک اور کڑی آپ کے زیر مطالعہ ہے۔

علمی دنیا کا وہ کونسا فرد ہوگا جو فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کو نہ جانتا ہو۔ موصوف عالم، محدث، مجتہد اور دورِ حاضر کے اہل بصیرت اور دانش وروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا ایک مضمون تحقیقی اور علمی میگزین ''ماہنامہ ضیائے حدیث، لاہور'' میں ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔

برادرم مولانا ابوسفیان عباس میر محمدی حفظہ اللہ جو کہ ضیائے حدیث کے مستقل کالم نگار ہیں نے مشورہ دیا کہ شیخ کے چند مضامین و مقالات کو کتابی شکل میں افادۂ عام کے لیے شائع کیا جائے۔

محترم شبیر صدیق صاحب حفظہ اللہ نے ہامی بھری اور یہ کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر نصیب فرمائے۔ آمین

والسلام

محمد نعمان فاروقی

ریسرچ فیلو: پیغام ٹی۔وی

7 ستمبر 2022ء/صفر 1444ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام رسول ﷺ

رسول ﷺ کی ایسی صفات جن میں کوئی بھی آپ کا شریک نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ [1]

ربیع الاول کے مہینے میں رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے آپ ﷺ کی شان اور مقام بیان کیا جاتا ہے۔ ہمارا بھی یہی دل چاہ رہا ہے کہ آپ کے مقام کو ذکر کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی قسم

رسول کریم ﷺ وہ واحد شخصیت ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں قسم کھائی ہے: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [2] آپ کی عمر کی اور آپ کی اس دنیا میں جو مدت بقا ہے اس کی قسم کھائی۔ 63 سال آپ کی عمر تھی۔ ان تمام سالوں کی تمام راتوں اور دنوں کی قسم کھائی، کسی ایک گھڑی کا استثناء نہیں کیا کہ فلاں گھڑی کے علاوہ یا فلاں پل یا فلاں سال کے علاوہ بلکہ بغیر کسی استثناء کے آپ کی پوری حیاتِ طیبہ اور حیاتِ مبارکہ کی قسم کھائی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کی وہ عمر جو نبوت سے قبل تھی اسے قوم کفار کے سامنے بطور مثال کے پیش کیا کہ تمھارے بیچ میرے حبیب نے چالیس سال گزارے ہیں، ایک جاہلی معاشرے میں جہاں ہر معصیت موجود تھی، ہر گناہ موجود تھا، چالیس سال گزارے جن میں بچپن کے ایام بھی ہیں اور جوانی اور شباب کے ایام بھی ہیں اور بڑھاپے کا

[1] آل عمران 3/159۔ [2] الحجر 15/72۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آغاز بھی شامل ہے۔ کسی ایک ساعت اور کسی ایک پل پر کوئی انگلی اٹھا کر دکھائے۔ یہ بھی پیارے پیغمبر کے مناقب میں شامل اور داخل ہے کہ وہ عمر جو جاہلیت کے دور میں گزری اللہ تعالیٰ نے اسے بطور مثال کے کفار کے سامنے پیش کیا، گویا یہ بھی نبی کا ایک اعجاز ہے کہ اس جاہلی معاشرے میں جو معصیتیں ہو رہی تھیں، جو گناہ ہو رہے تھے ان میں سے کسی گناہ کا کبھی ارتکاب تو دور کی بات ہے قریب بھی نہیں پھٹکے۔ یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے مناقب میں شامل اور داخل ہے۔ آپ کی نیکی اور صدق و امانت کا پورا معاشرہ معترف تھا بلکہ جمادات تک کو اس حقیقت کا ادراک تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ:

((اِنِّی لَأَعْرِفُ حَجَراً بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبلَ اَنْ اُبْعَثَ.))

''میں مکہ مکرمہ میں ایک پتھر کو جانتا ہوں جو میرے نبی بننے سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔''[1]

جب بھی قریب سے گزرتا اس پتھر سے آواز آتی: ''اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا مُحَمَّدُ'' اے محمد! آپ پر سلامتی ہو۔ ویسے تو جو آپ کی نبوت کی زندگی تھی اس میں بھی صحابہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوتے، بعض اوقات آپ نوالہ توڑتے تو اس لقمے میں سے ہم تسبیح کی آواز سنتے۔[2] سبحان اللہ، سبحان اللہ کی آواز اس لقمے سے آتی جو پیارے پیغمبر کے دست مبارک میں ہوتا۔

آپ کی حیات طیبہ کے دو حصے ہیں: ایک قبل از نبوت، یہ چالیس سال کا

---

[1] صحیح مسلم: 2277. [2] جامع الترمذی: 3633.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عرصہ ہے، جس کا تقدس اور طہارت ہم نے سن لیا۔ دوسرا 23 سال کا حصہ ہے جو کہ نبوت پر مشتمل ہے جب آپ نبی بنا دیے گئے۔ یہ حصہ آپ کے مناقب، رفعتِ شان اور بلند مقام کا مظہر ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ ❶

''محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔''

یہ سب سے بلند و بالا آپ کی شان ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ رب العزت نے آپ کو منصب رسالت پر فائز فرمایا۔

بحیثیت انسان بھی سب سے بلند و بالا

بحیثیت انسان کے لیا جائے تو آپ کا تعلق سب سے اعلیٰ حسب و نسب سے ہے۔ انسانوں اور جانوروں میں تفریق کی جائے تو انسان جانوروں سے افضل ہے۔ پھر انسانوں کو دیکھا جائے تو اولاد اسماعیل جو کہ عرب ہیں تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ پھر عربوں کو لیا جائے تو قریش سب سے افضل ہیں، پھر قریشیوں کو لیا جائے تو بنو ہاشم سب سے افضل ہیں اور بنو ہاشم کو لیا جائے تو عبدالمطلب کی اولاد سب سے افضل ہے۔ اور اولاد عبدالمطلب میں سب سے افضل محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ فرمایا کہ

((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ.)) ❷

''میں پوری اولاد آدم کا سردار ہوں اور فخر نہیں کرتا۔''

کوئی غرور نہیں ہے۔ اس سرداری کے باوجود تواضع، انکسار کا پیکر ہوں۔

❶ الفتح 29/48. ❷ سنن ابن ماجة: 4308.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیثیت رسول بھی سب سے بلند و بالا

انبیاء اور رسل اور مرسلین کا گروہ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہے خواہ وہ عرب ہوں یا عجم ہوں۔ پھر گروہ انبیاء میں پانچ انبیاء کو اولوالعزم نبی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور ان سے قبل نوح علیہ السلام اور پانچویں نبی محمد رسول اللہ ﷺ۔ ان اولوالعزم انبیاء میں سب سے افضل محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ﴾ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کا یہ مقام سب سے اونچا ہے اور بلند و بالا ہے۔ یہ اس امر کا متقاضی ہے کہ آپ کی شان، مرتبہ، مقام پوری کائنات خواہ وہ عالم انسانیت ہو یا عالم جن ہو یا عالم ملائکہ ہو سب سے بلند و بالا ہے۔

خاتم النبیین کا سہرا بھی آپ کے سر ہے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا اور اس کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین بنایا۔ گروہ انبیاء کو ایک محل سے تعبیر کیا گیا اور اس کی آخری اینٹ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر آیا تو وہ کذاب ہوگا، جھوٹا ہوگا۔ آپ کے سر پہ رسالت کا تاج بھی ہے اور تمام انبیاء اور مرسلین کے بعد آنے والے خاتم النبیین کا تاج بھی ہے۔ جو آپ کی رفعت شان کی دلیل ہے:

((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ.)) [1]

”مجھے قیامت سے پہلے بھیجا گیا ہے۔“

اب میری بعثت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میں اللہ کا آخری نبی ہوں، آخری رسول ہوں جس کا معنی یہ کہ آپ کا دین قیامت تک باقی رہے گا

[1] مسند أحمد: 92/2.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو بھی اپنی شان میں شامل فرمایا:

((كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.)) ❶

ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔ اس نبی کا دین اس وقت تک قائم رہتا جب تک اس کی رسالت قائم رہتی اور جب دوسرا نبی آتا وہ ایک نئی شریعت لے کر آتا۔ الا یہ کہ اگر اللہ کا امر ہوتا کہ تم نے بھی پہلے نبی کی شریعت کو پہنچانا اور بیان کرنا ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت آئے گی، آپ کا یہ دین قیامت تک کے لیے محفوظ اور قیامت تک کے لیے موجود رہے گا۔ اور کوئی اس میں تبدیلی نہ کر سکے گا۔ ہزارہا کوششوں کے باوجود کوئی اس میں کسی قسم کی تحریف نہ کر سکے گا۔

علماء کی شان وعظمت

یہاں ضمنی طور پہ ایک اور طبقے کی شان نمایاں ہوتی ہے اور وہ علماء کا طبقہ ہے۔ اس معنی میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ.))

"علماء انبیاء کے وارث ہیں۔"

میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو اس دین کی حفاظت کا بیڑا اٹھائے، میں اللہ کا آخری نبی ہوں۔ ہاں اب اس دین کی حفاظت کے لیے علماء مامور ہوں گے۔ ان میں کچھ قرآن وحدیث کے حافظ ہوں گے۔ ایک ایک لفظ کے حافظ جن

❶ صحيح البخاري: 335.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی موجودگی میں کوئی بھی قرآن وحدیث کے الفاظ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کر سکے گا۔ کچھ علماء قرآن وحدیث کی تفسیر، تشریح اور معانی کے حافظ ہوں گے جن کی موجودگی میں کوئی شخص کتاب وسنت کے معانی میں کوئی تبدیلی نہ کر سکے گا، اور یوں یہ دین قیامت تک محفوظ رہے گا۔ ان علماء کو انبیاء کی وراثت حاصل ہے۔ ((اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ.)) انبیاء کا ترکہ درہم ودینار نہیں ہے بلکہ انبیاء کا ترکہ علم ہے۔ ((فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.)) جو اس علم کو سمیٹ لے اس نے سعادت کا اور خیر وبرکت کا بڑا وسیع اور بھرپور خزانہ سمیٹ لیا۔ ❶ چاہے وہ دنیاوی اعتبار سے فقیر ہو، غریب ہو لیکن اگر علم موجود ہے تو اس کے پاس دونوں جہانوں کی سعادت کا خزانہ موجود ہے۔ اور جس شخص کے پاس علم نہ ہو بلکہ جہالت ہو چاہے وہ دنیا میں ہفت اقلیم کا بادشاہ بن جائے وہ ترس کھائے جانے کے قابل ہوگا۔ کوئی اس کے لیے شرف نہیں ہے اور کوئی خیر وبرکت نہیں ہے۔ علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔ تو پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ خاصہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

اللہ تک رسائی بذریعہ رسول

یہ بھی آپ کا خاصہ ہے کہ اللہ تک رسائی آپ کے توسط سے ہوگی۔ فرمایا کہ:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ❷

"جو رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

معنی اگر ایک شخص پوری کائنات کے دامن کو تھام لے جس میں انبیاء بھی

❶ سنن أبي داود: 3641. ❷ النسآء 80/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، سابقہ انبیاء، شہداء بھی ہیں۔ محدثین اور فقہاء بھی ہیں، صدیقین اور صالحین بھی ہیں۔ سب کا دامن تھام لے لیکن محمد ﷺ کا دامن چھوڑ دے اور آپ کے دامن کو نہ تھام سکے تو ایسے شخص کی اللہ تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ یہ قوم اور برادری اور پیر و مرشد اور یہ ائمہ اور فقہاء اور محدثین سب کو پکڑ لے، سب کے دامن کو پکڑ لے مگر اللہ تک رسائی حاصل نہ ہو سکے گی۔ یہ رسائی اس کائنات میں ایک ہی شخصیت کے ذریعے ممکن ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ جو رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی ہے۔

محبتِ الٰہی کا حصول بذریعہ رسول

چونکہ اس کائنات میں تعلق باللہ بلکہ اللہ کی محبت اور اس کا پیار سب سے قیمتی دولت ہے۔ یہ پیار بھی اللہ کے پیارے پیغمبر کی اتباع پر قائم ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ اے پیغمبر! کہہ دیجیے! اگر تم اللہ کی محبت کے طلب گار ہو یا دعوے دار ہو تو اس دعوے کی صداقت اور اس طلب کی تکمیل ایک ہی نکتے پر قائم ہے اور اللہ کی محبت کا محور اور مدار ایک ہی نکتہ ہے: ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ میری اتباع کرو۔ [1]

اگر میرے پیارے پیغمبر کی اتباع کرو گے تو میری محبت تک پہنچ سکو گے اور میری محبت اور پیار کو حاصل کر لو گے۔ میری محبت کو حاصل کرنے کا دوسرا، تیسرا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ تبھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ((لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا

---

[1] آل عمران 31/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِي.)) آج اگر موسیٰ علیہ السلام بھی آ جائیں، امت محمدیہ کے بعد سب سے بڑی امت موسیٰ علیہ السلام کی ہے اور سب سے زیادہ پیروکار موسیٰ علیہ السلام کے ہیں، فرمایا کہ وہ بھی آج زندہ ہو کر آ جائیں ((مَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِي)) اگر وہ آ کر خالص اپنی تورات کو تھام لیں، اس پہ عمل کرنے لگیں، حالانکہ وہ خالق کائنات کی وحی ہے، تو تورات پر عمل کر کے جنت کو نہیں پا سکیں گے، میری اتباع کر کے پائیں گے اور میری غلامی میں آ کر پائیں گے۔ [1] موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم نبی ہیں۔ یہ پیارے پیغمبر کی شان کہ اس وقت تک اللہ کی رضا، جنت کا وعدہ، اللہ کا پیار حاصل نہیں ہو سکتا جب تک امام الانبیاء کی اتباع نہ ہو۔ اگر یہ دامن چھوٹ جائے، سارے انبیائے سابقین کے دامن کو تھام لو، سارے اولیاء اور متقین کے دامن کو تھام لو، سارے فقہاء اور محدثین کے دامن کو تھام لو اللہ کا پیار نہیں ملے گا، ہاں سب کا دامن چھوٹ جائے صرف محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن ہاتھ میں موجود رہے پوری گرفت کے ساتھ، سچے عقیدے کے ساتھ اور صحیح طلب کے ساتھ تو ایسے شخص کو اللہ کی محبت، اس کی رضا اور اس کا پیار حاصل ہوگا۔ یہ پیارے پیغمبر کی وہ شان ہے جس میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہو سکتا۔

رفعتِ الٰہی مع رفعتِ ذکرِ رسول

یہ بھی تو آپ کی شان ہے:

﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [2]

''ہم نے آپ کے ذکر کو اونچا کر دیا۔''

---

[1] ارواء الغلیل: 6/34۔ [2] الم نشرح 94/4۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس اونچا کرنے سے مراد ہے کہ جہاں ہمارے نام کا ڈنکا بجے گا وہاں آپ کے نام کا بھی ڈنکا بجے گا۔ جہاں ہمارا چرچا ہوگا، ذکر ہوگا وہاں آپ کا ذکر بھی ہوگا۔ اور کوئی ایسا مقام نہیں ہے ہمارا ذکر تو ہو لیکن آپ کا ذکر نہ ہو۔ موذن اذان دیتا ہے جہاں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے وہاں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی کہتا ہے۔ شہادتین ہیں، دو گواہیاں جس کا اقرار اور اعتراف کر کے بندہ دین اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ اگر پہلی گواہی اللہ کی توحید کی ہے تو دوسری گواہی محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت، آپ کی صداقت اور امانت کی ہے۔ تو جہاں ہمارا نام گونجے گا وہاں آپ کا نام بھی گونجے گا۔ اہل الحدیث! آپ کو مبارک ہو! اس آیت کریمہ کی سچی تصویر اس کائنات میں اہلحدیث ہیں اور کوئی نہیں ہے۔

نماز اللہ کے لیے ہے، دنیا پڑھتی ہے، کس طریقے سے؟ امام کا طریقہ، قوم برادری کا طریقہ، آباء واجداد کا طریقہ مگر اہل الحدیث نے اس مقام پر اللہ کے ذکر کے ساتھ اللہ کے پیارے پیغمبر کے ذکر کو قائم رکھا کہ نماز تو اللہ کے لیے ہے مگر طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہوگا، ہاتھ کہاں باندھیں گے؟ جہاں اللہ کے پیغمبر نے باندھے۔ ہاتھ باندھنے کس کے لیے ہیں؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ کیا ہے؟ اللہ کے پیارے پیغمبر کا۔ قیام کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ قیام کیا ہے؟ اللہ کے پیارے پیغمبر کا۔ کسی برادری یا امام کا نہیں اور کسی فقیہ یا محدث کا نہیں۔ رکوع کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ رکوع کیا ہے؟ اللہ کے پیارے پیغمبر کا۔ کسی فقیہ اور امام کا نہیں۔ سجدہ کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ سجدہ کیسے؟ جیسے اللہ کے پیغمبر نے کیا۔ کسی فقیہ یا قوم برادری کا طریقہ نہیں۔ تشہد کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ تشہد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیسے؟ جیسے اللہ کے پیارے پیغمبر نے کیا۔

﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ جہاں ہمارا نام گونجے گا وہاں آپ کا نام بھی گونجے گا۔ اس آیت کریمہ پے عمل کی سچی تصویر جماعت اہلحدیث ہے۔ جن کا ہر ہر عمل اللہ کے لیے ہے۔ حج کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ)) طریقہ حج، طواف کیسے؟ جیسے اللہ کے پیغمبر نے کیا۔ صفا مروہ کی سعی کیسے؟ جیسے اللہ کے پیغمبر نے کی۔ عرفات کا وقوف کیسے؟ جیسے اللہ کے پیغمبر نے کیا۔ منیٰ کا مبیت کیسے؟ جیسے اللہ کے پیغمبر نے کیا۔ مزدلفہ کی رات کیسے؟ جیسی اللہ کے پیارے پیغمبر نے گزاری۔ ﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ جہاں اللہ کا نام گونجے گا وہاں حبیب کبریا کا نام بھی گونجے گا۔ اور چونکہ پیارے پیغمبر کا اصل تعلق دین کے ساتھ ہے، دین سمجھانے کے ساتھ ہے۔ ﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ کی جو سچی تصویر ہے وہ یہی ہے کہ تمام دینی امور میں چاہے وہ عقیدہ ہو، عمل ہو، خلق ہو، احکام ہوں، عبادات ہوں، ان تمام امور میں جہاں اللہ کا نام آئے گا وہاں پیارے پیغمبر کا نام بھی آئے گا۔ بندہ پوری نماز پڑھ جائے جو کہ اللہ کے لیے ہے، درود نہ بھیجے اللہ کے پیارے پیغمبر پر، ہم اہل الحدیث کا عقیدہ ہے کہ وہ نماز قابل قبول نہیں ہے۔ دو گھنٹے دعائیں مانگے۔ یارب! یارب! کہے۔ اَللّٰهُمَّ! اَللّٰهُمَّ! کہے۔ اس دعا میں پیارے پیغمبر پر درود نہ بھیجے، ہم اہل الحدیث کا عقیدہ ہے وہ دعا اوپر پہنچتی ہی نہیں اور اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ زمین و آسمان کے بیچ معلق رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس دعا کو قطعاً قبول نہیں فرماتا۔ ﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ ہم نے آپ کے ذکر کو اونچا کیا۔ تو یہ پیارے پیغمبر کی وہ شان ہے جس میں کوئی مائی کا لال شریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ یہ اللہ کے پیغمبر کے اوصاف ہیں۔ تبھی تو صحابہ اللہ کے پیارے پیغمبر سے سچی محبت کرنے والے جب اللہ کے پیغمبر سے مخاطب ہوتے تو یارسول اللہ! کہتے، یا نبی اللہ! کہتے۔ یہ نہیں کہتے کہ اے سوہنی اور پیاری کالی کملی والے اور کالی زلفوں والے اور سفید چہرے والے۔ یہ سارے شان آپ کے برحق ہیں مگر آپ پیغمبر کا ذکر کر رہے ہیں۔ اور پیغمبر کا معاملہ وہ دوستی کا معاملہ نہیں جو دنیا میں دوستیاں ہم قائم کرتے ہیں۔ پیغمبر کا معاملہ دین کا معاملہ ہے، اتباع کا معاملہ ہے۔ اللہ اپنے انبیاء کو بھیجتا ہے تاکہ انبیاء کا سکہ چلے، انبیاء کو بھیجتا ہے تاکہ پوری کائنات سب کو چھوڑ کے انبیائے کرام کی مطیع بن جائے۔

اختلافات میں فیصلہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کا

اللہ کے پیارے پیغمبر کی ایک شان یہ بھی ہے کہ

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [1]

لوگوں میں جو ذاتی اختلافات ہیں، گروہی اختلافات ہیں، فرقوں کے اختلافات ہیں، طریقہ نماز میں اختلاف، طریقہ حج میں اختلاف، عقیدے میں اختلاف، بیع اور شراء کے معاملات میں اختلاف، خوشی غمی کے امور میں اختلاف۔ ان اختلافات میں جب تک ہمارے پیغمبر کو حاکم نہیں مانو گے تم مومن نہیں ہوسکتے۔ تمھارا ایمان قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ تمھارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ اس آیت کی عملی تفسیر کون لوگ ہیں؟ سوچیے اور غور کیجیے۔ بہت سے لوگ جو ائمہ کے پیروکار ہیں، اختلافی امور میں چاہتے ہیں ہمارے امام کا سکہ چلے، ہمارے فقیہ کا

[1] النسآء: 65/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکہ چلے بلکہ ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ ہمارے امام کا قول ہو اور قرآن کی آیت اس کے خلاف آجائے تو آخری مرحلہ یہ ہے کہ ہمارے امام کے قول نے قرآن کی آیت کو منسوخ کر دیا۔ ہمارے امام کا قول ہو اور اللہ کے پیغمبر کی حدیث آجائے تو آخری مرحلہ یہ ہے کہ ہمارے امام کے قول نے مصطفی علیہ السلام کی حدیث کو منسوخ کر دیا۔ اصول کرخی میں یہ قاعدہ موجود ہے۔

ہم اہل الحدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ اختلافی امور میں اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنا اختلاف حل نہ کروائے، کس سے؟ امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ سے۔ ﴿حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ جو اختلافات قائم ہوئے ہیں، خواہ وہ اعتقادی امور میں ہوں، عبادات میں ہوں، احکام میں ہوں، کسی بھی مسئلے میں ہوں جب تک ہمارے پیغمبر کو حکم نہیں مان لیتے، فیصل نہیں مان لیتے اور آپ سے فیصلہ کروا نہیں لیتے، آپ کی حدیث سن نہیں لیتے اس وقت تک مومن نہیں ہیں۔ حدیث سن لی لیکن قبول نہ کی پھر بھی مومن نہیں ہیں۔ حدیث سن لی، قبول کر لی مگر اس طرح کہ دل میں ایک خلجان محسوس کر رہے ہیں، ایک تنگی محسوس کر رہے ہیں، ایک شک اور ریب محسوس کر رہے ہیں پھر بھی مومن نہیں ہیں۔ مومن تو وہ ہے کہ کوئی بھی فیصلہ ہو اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ کا پیغمبر حاکم ہے۔ عمل یہ ہو اللہ کے پیغمبر سے فیصلہ کرائیں، اس فیصلے کو سن کر اس کے ایمان کی شان یہ ہو کہ اس کو فوراً قبول کر لے اور قبول بھی ایسا کرے کہ شرح صدر کے ساتھ، پوری بصیرت کے ساتھ اور سینہ اور دل کے نور کے ساتھ، دل میں کوئی تاریکی نہ ہو، کوئی تنگی نہ ہو، کوئی خلجان نہ ہو، کسی قسم کی کوئی جکڑن یا کسی اور کا بندھن نہ ہو بلکہ پوری وسعت قلبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اللہ کے پیارے پیغمبر کے فیصلے کو قبول کرلے۔ یہ شان اور مقام صرف محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے کہ امت کے دو گروہوں میں، دو جماعتوں میں، دو افراد میں کسی نوعیت کا اختلاف ہو، اختلاف بیوی شوہر میں ہو، اختلاف باپ بیٹے میں ہو، اختلاف بھائی بھائی میں ہو، اختلاف دوست دوست میں ہو، اختلاف عربی عجمی میں ہو، اختلاف قلت اور کثرت میں ہو، حاکم کون ہے؟ فیصل کون ہے؟ صرف اور صرف محمد رسول اللہ ﷺ۔

آخری عظیم الشان وصیت

یہ بات آپ نے آخری وصیت اور پیغام کے طور پر بیان فرمائی۔ فرمایا کہ ((فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي.)) میرے بعد تم زندہ رہو گے اور اختلاف کثیر دیکھو گے۔ دیکھو گے بے تحاشا اختلافات ہیں، اس وقت تم نے کیا کرنا ہے؟ سب کو چھوڑ دینا ہے، ((فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي)) میری سنت کے ساتھ چمٹ جانا ہے۔ اور خلفائے راشدین کی سنت کو تھام لینا ہے۔ [1] ان کی سنت کیا ہے؟ ان کی سنت یہی تھی کہ پیارے پیغمبر کے انتقال کے بعد بہت سے اختلافی امور کھڑے ہوئے۔ خلفائے راشدین نے ان امور میں اللہ کے پیارے پیغمبر کے فرامین سے رہنمائی حاصل کی۔ تم نے بھی خلفاء کے نہج پے چلنا ہے اور ان کے طریقے کو اپنانا ہے۔ انھوں نے بھی ہر اہم موڑ پر اللہ کے پیارے پیغمبر کے فیصلے کو تلاش کیا، اس کو نافذ کیا۔ اس پر مثالیں بہت سی دی جاسکتی ہیں۔ یہ میرے خلفاء کی سنت ہوگی۔ اس سنت کو تم

[1] سنن أبي داود: 4607.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنانا ہے۔ الغرض جونہی اختلاف ہو، جن طبقوں کے مابین ہو، حل صرف ایک ہی ہے کہ سب کو چھوڑ دینا ہے اور امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تھام لینا ہے اور آپ کے فرمان کو تھام لینا ہے۔ یہ آپ کی شان اور مقام ہے جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں ہے۔

شفاعتِ کبریٰ صرف آپ کا حق

کل قیامت کا دن ہوگا، شفاعت کبریٰ اللہ کے پیارے پیغمبر فرمائیں گے، پوری خلق میدان محشر میں جمع ہوگی اور ایک ابہام کی کیفیت ہوگی۔ ظلمات اور تاریکیاں ہوں گی۔ اس وقت پوری خلق پریشان ہوگی کہ حساب و کتاب شروع ہو، کبھی آدم کے پاس، کبھی نوح کے پاس، کبھی ابراہیم کے پاس، کبھی موسیٰ اور عیسیٰ ؑ کے پاس لیکن سب معذرت کریں گے۔ ((اِنَّ رَبَّنَا قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.)) ہمارا رب غصے میں ہے، اپنے رب کے سامنے ہم کیسے جائیں، جیسا غصہ اسے آیا ہوا ہے ایسا آج سے قبل کبھی نہیں آیا اور آج کے بعد کبھی نہیں آئے گا۔ ((نَفْسِي، نَفْسِي)) ہائے میرا نفس، ہائے میرا نفس۔ بالآخر محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں گے اور آپ فرمائیں گے: یہ مقام میرے لیے ہے، آپ شفاعت فرمائیں گے اور آپ کی شفاعت کی برکت سے اللہ رب العزت حساب و کتاب کے لیے آئے گا، حساب و کتاب شروع ہوگا۔ [1] یہ شفاعتِ شفاعتِ کبریٰ ہے۔ بعض علماء نے اسے ہی مقام

[1] صحيح مسلم: 194.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمود کہا ہے اور مقام محمود کا دوسرا معنی یہ کہ قیامت کے روز اللہ کا قرب، اس کا تقرب، اس کے نزدیک ہونا سب سے زیادہ یہ مقام اللہ کے پیارے پیغمبر کو حاصل ہوگا۔ سب سے بڑھ کر اللہ کا قرب امام الانبیاء کو حاصل ہوگا۔ یہ اللہ کے پیارے پیغمبر کی وہ شان ہے جس میں کوئی شریک نہیں ہوسکتا۔

سب سے پہلے شافع اور جنتی

پھر آپ شافع ہیں۔ فرمایا کہ ((أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ)) سب سے پہلی شفاعت قیامت کے دن میں کروں گا۔ ((أَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) میں وہ شخص ہوں جس کی سب سے پہلے شفاعت اللہ پاک قبول فرمائے گا۔ [1] ((أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ)) میں وہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دے گا۔ [2] ((أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) میں وہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ [3] یہ پیارے پیغمبر کی وہ شان ہے جس میں کوئی شریک نہیں ہوسکتا۔

اُمتِ محمدیہ کا عظیم مقام

میری امت وہ امت ہے جو میرے شرف کی بنا پر بڑا شرف حاصل کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ)) ہم امت باعتبار زمانہ آخری امت ہیں مگر جنت میں داخلے کے اعتبار سے پہلے ہوں گے۔ [4] تمام انبیاء کی امتوں میں میری امت سب سے پہلے جنت میں داخل

---

[1] سنن ابن ماجة: 4308.
[2] مجمع الزوائد: 324/17.
[3] صحيح مسلم: 2834.
[4] صحيح البخاري: 238.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگی۔ امت محمدیہ کو شرف حاصل ہوا اللہ کے پیارے پیغمبر کے شرف کی بنا پر۔ یہ رفعت حاصل ہوئی اللہ کے پیارے پیغمبر کی رفعت کی بنا پر اور یہ شان حاصل ہوا اللہ کے پیارے پیغمبر کی شان کی بنا پر۔

ہم آپ کو خوش کریں گے

جہاں تک تعلق مغفرت کا ہے، گناہوں کی بخشش کا ہے۔ اس رات کا ذکر آپ پڑھیے، صحیح مسلم کی حدیث ہے، عبداللہ بن عمرو بن عاص کی روایت ہے کہ اللہ کے پیارے پیغمبر ((اَللّٰهُمَّ! اُمَّتِيْ، اُمَّتِيْ، اُمَّتِيْ)) یااللہ! میری امت، یہ الفاظ کہتے رہے، دہراتے رہے حتیٰ کہ رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً جبریل امین کو ندا دی: اے جبریل! میں جانتا ہوں میرا حبیب کیوں رو رہا ہے لیکن جاؤ اور جا کر پوچھو تاکہ میرے حبیب کو تسلی ہو، ((مَا يُبْكِيكَ)) اللہ پوچھ رہا ہے تم کیوں رو رہے ہو؟ جبریل امین اللہ کے پیارے پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ (اُمَّتِيْ، اُمَّتِيْ) امت کے درد سے رو رہا ہوں۔ امت کا سوچ کر، امت کا درد اور اس کا غم یہ بات مجھے رلا رہی ہے، اس بات پر رونا آرہا ہے۔ جبریل امین پہنچے۔ یااللہ! اللہ کے پیارے پیغمبر نے یہ بات عرض کی ہے: امت کے درد سے رو رہا ہوں۔ فرمایا کہ جبریل جاؤ، ((اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ)) محمد کے پاس جاؤ ﷺ۔ اور جا کر کہہ دو کہ ((اِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ)) اے محمد ﷺ! غم نہ کرو، آپ کی امت کے بارے میں ہم آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش کردیں گے۔ آپ کو راضی کردیں گے اور آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔ ❶ پریشان نہیں ہونے دیں گے۔

اُمتِ محمدیہ کے افراد بغیر حساب جنت میں

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((عُرِضَ عَلَیَّ الْاُمَمُ.))

''مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔''

یا تو یہ خواب کا واقعہ ہے یا پھر معراج کے موقع پر ہوا۔ امتیں پیش کی گئیں۔ اور میں نے مختلف انبیاء کو ان کی امتوں کے ساتھ دیکھا، بالآخر مجھے اپنی امت دکھائی دی۔ جبریل نے کہا: یہ آپ کی امت ہے۔ چاروں طرف سے لوگ اُمڈے آرہے ہیں۔ ایک جم غفیر ہے، سارے انبیاء کی امتوں سے زیادہ میری امت کی تعداد تھی۔ مجھے بتایا گیا:

((سَبْعُونَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ.))

آپ کی اس امت میں ستر ہزار افراد ایسے ہیں کہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے داخل ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امت کے درد کی بنا پر میں نے وہیں دعا کردی کہ یااللہ! اس تعداد کو بڑھا دے، ستر ہزار کی تعداد بہت کم ہے اس میں اضافہ فرمادے۔ اللہ نے میری دعا قبول کرلی۔ ہر ایک شخص کے ساتھ ستر ہزار اور بھی دے دیے۔ یہ ستر ہزار جو

❶ صحیح مسلم: 202.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے ہر ایک شخص کے ساتھ ستر ہزار اور بھی بغیر حساب کے اور بغیر کسی عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ [1]

تمام مقامات تابع ہیں رسالت کے

یہ شرف کیوں ملا؟ یہ مقام کیوں ملا؟ اللہ کے پیارے پیغمبر کے مقام کی بنا پر اور اللہ کے پیارے پیغمبر کے شرف کی بنا پر۔ یہ وہ شرف ہے جس میں کوئی بھی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا۔ لیکن جو بھی مقام آپ نے سنا یہ سب کا سب تابع ہے آپ کے رسول اللہ ہونے کے۔ آپ شافع ہیں، مشفع ہیں، جنت میں سب سے پہلے جائیں گے، آپ کی امت سب سے پہلے داخل ہوگی اور آپ کی امت میں ایسے کروڑہا افراد ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ کے لیے شرف اور مقام کہ پوری اولاد آدم کے سردار ہیں، آپ یہ سب کا سب کیوں ہے؟ اس لیے کہ آپ رسول محمود ہیں۔ آپ کو سب سے بڑھ کر اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ کیوں؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ہیں۔

سب سے پہلے اطاعتِ رسول

میرے بھائیو! رسول اللہ ﷺ مان لیا، سب کچھ مان لیا، پوری شان مان لی۔ رسول اللہ ﷺ نہیں مانا کچھ بھی نہیں مانا۔ رسول اللہ کس نے مانا اور کس نے نہیں مانا۔ جس شخص نے اپنے آپ کو آپ ﷺ کے آگے جھکا دیا اور آپ کی پوری اطاعت کی، فرمانبرداری کی، آپ کے فرمان کے سامنے کسی امام کا قول آجائے،

[1] صحیح البخاری: 5752، و اتحاف الخیرۃ: 257/8.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برادری کا طریقہ آجائے، آباء و اجداد کی رسم آجائے، پیرومرشد کی تعلیم آجائے سب کو ٹھوکر مار کے اللہ کے پیارے پیغمبر کی سنت کو سینے سے لگالے اس نے رسول اللہ مانا اور جو شخص رسول اللہ کی حدیث کو دیکھ کر کہے کہ میرے امام کے قول کے خلاف ہے، میری برادری کے طریقے کے خلاف ہے وہ لاکھ قصیدے کہے، لاکھ آپ کی شان بیان کرے، کالی کملی والا کہے، واللیل کی زلفوں والا کہے، والنہار کے چہرے والا کہے، محافل میلاد کا انعقاد کرے، جلوس نکالے، جلسے قائم کرے، اس نے رسول اللہ ﷺ نہیں مانا۔ رسول اللہ اس نے مانا جو اللہ کے پیارے پیغمبر کا مطیع ہے، آپ کا فرمانبردار ہے، آپ سے ایسی محبت کرنے والا کہ وہ محبت پوری دنیا کی محبت پر غالب ہو، نہ کسی امام سے ایسی محبت ہو، نہ کسی محدث سے ایسی محبت ہو، نہ کسی فقیہ سے ایسی محبت ہو، نہ قوم و برادری سے ایسی محبت ہو، نہ بیٹے اور باپ سے ایسی محبت ہو، نہ ماں سے ایسی محبت ہو، سب سے بڑھ کر آپ سے محبت ہو۔ سب کی محبت پر آپ کی محبت غالب ہو۔ اور آپ نے سن لیا کہ دین اسلام میں محبت نام ہے اطاعت کا۔ اللہ کے پیغمبر کا فرمان آجائے مقابلے میں کسی کی بات ہو، کسی کا قول ہو، کسی کا طریقہ ہو، سب کو ٹھکرا دے اور اللہ کے پیارے پیغمبر کے فرمان کو سینے سے لگالے۔ اپنے عمل کی شان بنالے، اپنے قلب کا زیور بنالے، اس شخص نے آپ سے محبت بھی کی، آپ کو رسول بھی مانا اور یہ شخص ہر قسم کی خیر اور اللہ کی طرف سے برکت کا مستحق ہے۔ تعلق بالرسول کی وہ نوعیت ہے جو دنیا میں بھی کام آنے والی اور آخرت میں بھی کام آنے والی ہے۔ یہ تعلق اگر نہ ہو، تعلق ہر شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مرضی کا ہو، جس طرح چاہیں آپ کہتے رہیں کہ

حیران ہوں مصطفی کو کیا لکھوں
خدا لکھوں یا خدا کا خدا لکھوں

یہ شان ہے؟ یہ محبت ہے؟ یہ اللہ کے پیارے پیغمبر کا مقام ہے؟ نہیں، مقام وہی ہے جو آپ نے کتاب وسنت کی روشنی میں پڑھ لیا اور یہ بات یاد رکھو کہ دنیا کے شعراء، دنیا کے بلیغ، دنیا کے مقررین، دنیا کے عربی اور عجمی جمع ہو جائیں اور اللہ کے پیغمبر کی شان بیان کرنا شروع کر دیں ویسی شان بیان نہیں کر سکتے جیسی شان اللہ بیان کر سکتا ہے۔ اللہ نے بیان کر دی اور آپ نے پڑھ لی، اسی شان کو سمجھو اور اس کو قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ سمجھ دے، اس قوم کو حیا دے اور اللہ رب العزت صحیح معنی میں اپنے پیارے پیغمبر کی محبت اور آپ کی اطاعت سے ہمارے دلوں کو لبریز کر دے اور آپ کی اطاعت اور محبت کو ہمارے قلب وجان کی خوشبو بنا دے، معطر فرما دے اور اللہ تعالیٰ ہمیں تادم حیات اپنے پیغمبر کی سنت پر عمل کی توفیق دے اور تادم حیات اپنے سینوں کو آپ کی محبت سے منور کرنے اور جگمگانے کی توفیق عطا فرمادے۔

وَاَقُولُ قَولِي هَذَا وَاَستَغفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُم وَاٰخِرُ دَعوَانَا اَنِ الحَمدُلِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

(خطبہ جمعۃ المبارک بمقام جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث بوہرہ پیر کراچی، بتاریخ 18 دسمبر 2015ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت رسول ﷺ

اہمیت، فضیلت اور صحیح معنیٰ و مفہوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِیْتًا ۝ وَّ اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ وَّ لَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝﴾ [1]

محبت رسول ﷺ کی اہمیت

یہ ایک اعتقادی مسئلہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت فرض ہے۔ ایک شرعی فریضہ ہے۔ جس شخص کے دل میں رسول اکرم ﷺ کی محبت نہیں ہوگی۔ وہ ایمان سے خارج ہے اور وہ قطعاً مومن نہیں ہوسکتا۔ اس کی دلیل صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.)) [2]

"قسم ہے اُس ذات کی! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس وقت تک تم لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک مجھ سے محبت نہ کرلو۔ محبت بھی ایسی جو تمھارے والدین کی محبت سے بڑھ کر ہو۔ تمھاری اولاد سے بڑھ کر ہو اور پوری کائنات کی محبت سے بڑھ کر ہو۔"

[1] النسآء 4/66 ـ 68. [2] صحيح البخاري: 14، 15.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے دو چیزیں واضح ہو رہی ہیں:

① ...... یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت فرض ہے اور جب تک یہ محبت نہ ہو اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔

② ...... دوسری بات یہ واضح ہو رہی ہے کہ جب تک رسول اکرم ﷺ کی محبت سب سے بڑھ کر نہ ہو، والدین کی محبت سے بڑھ کر، اولاد کی محبت سے بڑھ کر اور پوری کائنات کی محبت سے بڑھ کر اس وقت تک بھی ہم مومن نہیں ہو سکتے۔ یہ ضروری ہے کہ ہمارے دل میں اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی محبت سب کی محبت پر غالب ہو اور سب کی محبت سے، یعنی تمام مخلوقات کی محبت سے بڑھ کر ہو۔

جان سے بڑھ کر نبی ﷺ سے محبت

اس کے بعد باقی انسان کی اپنی جان بچتی ہے کہ اپنی جان سے زیادہ محبت کرے یا نہ کرے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک بار رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

((يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي.))

"یارسول اللہ! آپ میرے نزدیک دنیا کی ہر شے سے محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔"

وہ صادق القول تھے، سچی بات کہہ دی کہ اپنی جان کے علاوہ دنیا کی ہر شے سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ.))

''اس وقت تک تم لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک مجھ سے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار نہ کرو اور محبت نہ کرو۔''

امیر المومنین سکتے میں آگئے کہ یہ میں نے کیا کہہ دیا۔ فوراً عرض کیا کہ یارسول اللہ! اب میں دل کی گہرائیوں سے اس امر کا اقرار کرتا ہوں:

((وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي.))

''آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ محبوب اور پیارے ہیں۔''

فرمایا:

((اَلْآنَ يَا عُمَرُ.))

''عمر! اب تم نے کلمۂ حق کہہ دیا۔'' [1]

اور یہ عین ایمان ہے کہ میری محبت ہر شے کی محبت پر غالب ہو، حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ مجھ سے محبت کرو۔

محبت رسول ﷺ کے فائدے

اگر یہ محبت ہمارے دل میں ہوگی تو اللہ کے ہاں اس کا اور اجر کیا ہے؟ چند احادیث ملاحظہ ہوں: صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ.))

---

[1] صحيح البخاري: 6632.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”تین چیزیں جس شخص میں پیدا ہو گئیں اس نے حلاوت ایمانی کو پالیا۔“

اس کا دل ایمان کی لذت اور ایمان کی حلاوت اور مٹھاس سے لبریز ہو گیا اور سرشار ہو گیا۔ وہ تین چیزیں کیا ہیں؟

((أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا.))

”اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک دنیا کی ہر شے سے محبوب ہو۔“

سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ اور پھر اس کے رسول سے ہو۔

((وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ.))

اور دوسری چیز یہ ہے کہ کسی انسان سے محبت کرتے وقت صرف اللہ کی رضا کے لیے، کسی ایک شخص کو چن لے اور اس سے اللہ کی رضا کے لیے محبت شروع کر دے اور اسے اس محبت سے آگاہ بھی کر دے تو اس شخص کا دل بھی حلاوت ایمانی سے بھر جائے گا اور تیسری چیز یہ ہے:

((وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.)) [1]

کفر یا کفر کا کوئی بھی عمل یا کفر کی کوئی بھی رسم، کوئی رواج، کوئی ثقافت یا کوئی کلچر، اس سے اس طرح باغی ہو، اس طرح متنفر ہو جیسے آگ میں جانے سے نفرت ہے۔ کون شخص چاہے گا کہ مجھے آگ میں ڈال دیا جائے، جس قدر نفرت آگ میں جانے سے ہے اس سے زیادہ نفرت کفر سے ہو اور کفر کے افعال سے ہو اور کفر کے

---

[1] صحيح البخاري: 16.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فیشن سے ہو اور کفر کی حرکات و سکنات سے ہو اور کفر کی ثقافت سے ہو۔ یہ تین چیزیں اگر پیدا ہو جائیں وہ بندہ یقیناً حلاوت ایمانی پالے گا۔ حلاوت ایمانی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جس شخص کا دل اس حلاوت سے سرشار ہو گیا اس کے لیے دین اسلام کو اپنانا، ہر شے پر عمل کرنا انتہائی آسان ہو گا۔ نمازیں پڑھنا آسان ہو گا، سردی کے باوجود وضو کرنا آسان ہو گا۔ جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے اپنا گلا کٹوا دینا اللہ کی رضا کے لیے آسان ہو گا۔ مال خرچ کرنا آسان ہو گا کیونکہ اس کا دل ایمان کی حلاوت کو پا چکا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایمان پر استقامت

صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ ہرقل کے دربار میں ابوسفیان بیٹھا ہوا تھا۔ ہرقل والیٔ شام، سلطنت روما کا حکمران، اس کے پاس محمد رسول اللہ ﷺ کا خط پہنچا: ((أَسْلِمْ تَسْلَمْ)) اے ہرقل! اگر اپنی سلامتی چاہتا ہے تو میری غلامی میں آجا اور میری اطاعت میں آجا۔ وہ یہ خط پڑھ کر سناٹے میں آگیا۔ اس کو انتظار تھا کہ اس شخص کی قوم کا کوئی فرد شام میں آئے، میں اس سے اس کے بارے میں سوال کروں۔ اتفاق سے ہرقل کے اس ملک میں ابوسفیان اور اس کے کچھ ساتھی بغرض تجارت موجود تھے۔ اس نے سب کو بلا لیا اور پیغمبر ﷺ کے بارے میں سوال کیے۔ ایک سوال یہ تھا:

((هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ.))

بتاؤ کہ محمد ﷺ کے دین سے ناراض ہو کر آج تک کوئی مرتد ہوا ہے؟ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین سے متنفر ہو کر کسی نے دین کو چھوڑا یا ٹھکرایا؟ ابوسفیان نے کہا: ((لَا)) ''نہیں۔'' کوئی بھی متنفر نہیں ہوا اور کسی نے دین کو نہیں چھوڑا، حالانکہ ہم نے بڑی سزائیں دیں، بڑی ماریں لگائیں، گرم کوئلوں پر گھسیٹا اور بھاری پتھر سینے پر رکھے، کھولتا ہوا پانی جسموں پر انڈیلا مگر یہ تمام سزائیں بھی انھیں اس دین سے برگشتہ نہ کر سکیں۔ اور ایک شخص نے بھی اس دین سے انحراف یا بغاوت اختیار نہیں کی۔ ہرقل نے اس کا جواب دیا:

((وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ.))

ایمان کی شان بھی یہی ہے کہ جب ایمان کی حلاوت دل میں شامل ہو جائے، رچ بس جائے، دل اس حلاوت سے لبریز ہو جائے تو پھر کوئی شخص اس دین کو اور ایمان کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہو گا۔ [1] یہ حلاوت ایمانی کا فائدہ ہے، فرمایا کہ اگر اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمھارے نزدیک دنیا کی ہر شے سے محبوب ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کا صلہ یہ دے گا کہ تمھیں ایمان کی حلاوت دے دے گا، ایمان کے ذائقے سے تمھیں آشنا کر دے گا اور اس لذت سے تمھارے دل کو بھر دے گا اور لبریز کر دے گا اور یہ عظیم الشان فائدہ ہے۔

جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت

رسول کریم ﷺ کی محبت کا دوسرا اجر اور دوسرا فائدہ، رسول اکرم ﷺ

[1] صحیح البخاري: 51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا فرمان ہے:

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.))

''انسان قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ دنیا میں محبت کرے گا۔'' ❶

جس کے ساتھ پیار کرے گا۔ اگر ہمارا محبت اور پیار سب سے بڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو، یقینا پیغمبر ﷺ کے اس فرمان کے بموجب اللہ کے پیغمبر کی رفاقت اور اللہ کے پیغمبر کی معیت ہمیں حاصل ہو گی۔ یہاں ایک چھوٹا سا واقعہ بھی ہے۔ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آ کر کہا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ کو دیکھتے ہیں، آپ سے ملتے ہیں ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اور ہمارے دل مسرور اور مطمئن ہو جاتے ہیں اور پھر کبھی کبھی ایک نکتے پر ہم غور کرتے اور سوچتے ہیں تو بڑا پریشان ہو جاتے ہیں کہ جب تک یہ زندگی باقی ہے اس وقت تک آپ کا دیدار حاصل رہے گا، مرنے کے بعد آپ کا ٹھکانہ کہاں ہو گا اور ہمارا ٹھکانہ کہاں ہو گا۔ پھر آپ کو کہاں دیکھ پائیں گے۔ اور کہاں آپ کی زیارت ہو سکے گی۔

یہ سوال چونکہ بڑا اہم تھا بلکہ ایک اعرابی نے یوں پوچھا:

((اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ.)) ❷

''ایک شخص کو ایک قوم سے محبت ہے، ایک قوم سے پیار ہے مگر وہ اس

❶ صحيح البخاري: 6168. ❷ صحيح البخاري: 6170.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوم سے مل نہیں پائے گا۔"

اس قوم کے درجے بہت اونچے ہوں گے اور اس شخص کا درجہ بہت نیچا ہوگا۔ مل نہیں پائے گا، بڑی پریشانی کی بات ہے۔ مقصد اس کا یہ تھا کہ مجھے اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ سے بڑی محبت ہے لیکن آپ سے مل نہیں پاؤں گا۔ بس دنیا کی زندگی کا ساتھ ہے، کل جب قیامت قائم ہوگی تو آپ کے درجات تو بہت اونچے ہوں گے۔ ہم پتہ نہیں کہاں ہوں گے۔ پھر آپ کا دیدار حاصل ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ خالق کائنات کی وحی آگئی:

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝﴾ ❶

"جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہے گا جو کہ اصل محبت ہے اور عین محبت ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کو اپنے انعام یافتہ بندوں کی رفاقت عطا فرمائے گا اور ساتھ نصیب فرمادے گا۔"

وہ انعام یافتہ بندے کون ہیں؟ ﴿مِّنَ النَّبِيّٖنَ﴾ وہ انبیائے کرام ہیں۔ ﴿وَالصِّدِّيْقِيْنَ﴾ "اور صدیقین ہیں۔" ﴿وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ﴾ "اور شہداء اور صالحین ہیں۔" اللہ رب العزت ان بندوں کی، ان ہستیوں کی رفاقت قیامت کے دن عطا فرمادے گا اس شخص کو جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

---

❶ النساء 69/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔ [1] اور یہ اطاعت ہی درحقیقت محبت کا ثمرہ اور محبت کا مفہوم ہے۔ قیامت کے روز ان ہستیوں کی رفاقت اور معیت حاصل ہوگی اور ساتھ نصیب ہوگا۔

اے حاملینِ کتاب وسنت خوش ہو جاؤ

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے سالکین صراطِ مستقیم! صراط مستقیم پر چلنے والو! اللہ اور اس کے رسول کی خالص اطاعت کرنے والو! خوش ہو جاؤ، اگر دنیا کی زندگی اجنبیت سے بھی گزارنی پڑے، لوگ بائیکاٹ کریں، بعض اوقات برادری بھی نکال دیتی ہے، کتاب وسنت کی اتباع کی وجہ سے بعض اوقات ماں باپ بھی گھر سے نکال دیتے ہیں۔ خوش ہو جاؤ، دنیا کی زندگی تو کٹ جائے گی، پچاس سال جی لو گے، سو سال جی لو گے، آخر میں موت ہے لیکن جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ دنیا کی اجنبیت کا اور اس غربت کا صلہ تمھیں یہ دے گا کہ انبیاء کے ساتھ، شہداء کے ساتھ، صدیقین کے ساتھ اور صالحین کے ساتھ تمھیں اکٹھا کر دے گا اور جمع کر دے گا۔ اس سے بہتر رفاقت کیا ہو سکتی ہے؟ لہٰذا اگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی راہ میں، کتاب وسنت کی پیروی کی راہ میں، مسلک اہل حدیث کی اتباع کی راہ میں اگر تمھیں یہ سوشل بائیکاٹ برداشت کرنا پڑے تو کر جاؤ، زمانے کے ستم جھیلنے پڑیں تو جھیل جاؤ، پورے صبر کے ساتھ، عزیمت کے ساتھ اور استقامت کے ساتھ کیونکہ اس کا صلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت عطا فرما دے گا۔

---

[1] تفسير ابن أبي حاتم: 239/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی عظمت

یقین نہ آئے تو ایک محبت کرنے والے کا واقعہ سن لیجیے۔

امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں یہ واقعہ لائے ہیں۔ یہ محبت کرنے والا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جس کا تعارف محدثین نے یوں کرایا ہے:

((شَابٌّ كَانَ هَمُّهُ الآخِرَةَ.))

یہ ایک نوجوان تھا جس کی تمام تر سوچ اور فکر کا محور آخرت تھی، جب بھی سوچتا قیامت کے بارے میں سوچتا، دنیا کے بارے میں کچھ نہ سوچتا۔ اللہ کے پیارے پیغمبر سے بڑی محبت تھی، بڑا پیار تھا۔ اسی بنا پر اپنے طور پر سوچتا ہے کہ دن کے وقت اللہ کے پیغمبر باہر آتے ہیں، ہر طرف آپ کے خدام ہوتے ہیں، چاروں طرف صحابہ ہوتے ہیں آپ کی خدمت کرنے کے لیے، رات کو اللہ کے پیغمبر اپنے گھر میں تنہا ہو جاتے ہیں، کبھی آپ کو باہر آنا پڑے کسی حاجت کی غرض سے تو کون آپ کے ساتھ ہوگا؟ اور کون آپ کی خدمت کرے گا، یہ سوچ کر رات اللہ کے پیغمبر کی چوکھٹ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اپنے ساتھ پانی رکھ لیتے ہیں کہ شاید اللہ کے پیغمبر کو وضو کے لیے پانی کی حاجت ہو، رات گزر جاتی، اللہ کے پیغمبر نہ آتے، اگلی رات پھر آجاتا، پھر رات گزر جاتی اور اللہ کے پیغمبر نہ آتے۔ ایک رات محمد رسول اللہ ﷺ، سردار کائنات اٹھے، گھر میں پانی نہیں تھا، آپ نے باہر پانی کی تلاش کے لیے دروازہ کھولا، دیکھا سامنے ربیعہ بن کعب بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ تم یہاں کیسے؟ عرض کیا کہ میں روزانہ آتا ہوں یہ سوچ کر کہ رات کو کبھی آپ کو خدمت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاجت ہو تو میں خادم آپ کے لیے موجود ہوں۔ اللہ کے پیارے پیغمبر کو پانی چاہیے تھا۔ پانی موجود تھا۔ یہ نبی ﷺ کو وضو کرا رہے ہیں اور اللہ کے پیغمبر بہت ہی خوش ہیں۔ فرمایا: ((سَلْ)) ربیعہ! کچھ سوال کرو، تمھیں دیا جائے گا۔ مانگو، کچھ سوال کرو، ربیعہ نے یہ گارنٹی سنی کہ جو سوال کروں گا پورا ہو گا تو اللہ کے پیارے پیغمبر سے مہلت طلب کی۔ مجھے ذرا سوچنے دیجیے کہ میں آپ سے کیا مانگوں۔ سوچنا شروع کر دیا۔ دنیا مانگوں یا دین مانگوں؟ دنیا مانگوں یا آخرت مانگوں؟ دنیا کا فقر بھی سامنے تھا، غربت بھی سامنے تھی، پیٹوں پر پتھر باندھنا بھی سامنے تھا اور گھر والوں کے فاقے بھی سامنے تھے۔ کوئی دنیا کی فیکٹری مانگ لیتے، کوئی دنیا کا باغ مانگ لیتے لیکن کہا کہ ربیعہ! اگر اس گارنٹی کے بعد تم دنیا مانگو گے تو بڑا گھاٹے کا سودا کرو گے۔ تو آخرت مانگو، آخرت کے بارے میں سوال کرو۔ پھر سوچتے ہیں کہ آخرت کے بارے میں کیا مانگوں؟ جنت مانگوں؟ جنت میں بھی بہت لوگ جائیں گے، کوئی امتیازی شے مانگوں۔ کوئی منفرد شے مانگوں، اپنے طور پر ایک چیز سوچ لی، اللہ کے پیارے پیغمبر کے پاس گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ربیعہ! تم نے کیا سوچا ہے؟ کیا تمھاری طلب ہے؟ اور کیا تمھاری خواہش ہے؟ عرض کیا:

((اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ.))

یارسول اللہ! مجھے جنت چاہیے اور جنت میں پھر آپ کی رفاقت چاہیے۔ آپ کا ساتھ چاہیے۔ جس طرح دنیا میں آپ کو دیکھتے ہیں اس طرح جنت میں بھی آپ کو دیکھتا رہوں اور آپ کی رفاقت مجھے حاصل رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: تمھاری یہ طلب ضرور پوری ہوگی۔ بس ایک کام اور شروع کر دو۔

((فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.)) [1]

نفل پڑھنا شروع کر دو۔ سجدوں پر سجدے کرو، نفل پڑھو گے تو اللہ رب العزت تمھیں یہ بلند مقام عطا فرما دے گا۔ جنت بھی دے دے گا اور جنت میں میری رفاقت بھی دے دے گا۔ تو یقیناً یہ رفاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے پیارے پیغمبر کی اطاعت، پیارے پیغمبر کی محبت یہ ایک لازمی اساس ہے۔

نبی ﷺ کی محبت کا نتیجہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت

تیسرا فائدہ اور تیسری جو فضیلت ہے اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت کی وہ بھی ایک حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ.)) [2]

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد میرے صحابہ کو تنقید اور جرح کا اور سب و شتم کا نشانہ نہ بنانا۔ میرے صحابہ پر کیچڑ نہ اچھالنا۔ ((مَنْ أَحَبَّهُمْ)) جو شخص میرے صحابہ سے محبت کرے گا۔ ((فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ)) اس لیے محبت کرے گا کہ مجھ سے محبت ہے اور جو شخص مجھ سے محبت کرے گا اس نے اللہ سے محبت کر لی۔ ((وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ.)) اور جس شخص کے دل میں

[1] مسند أحمد: 59/4، و صحيح مسلم: 489.

[2] جامع الترمذي: 3862، ضعيف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے صحابہ کا بغض ہوگا تو اس کے لیے ہوگا کہ اس کے دل میں میرا بغض ہے اور جس شخص کے دل میں میرا بغض ہوگا اس کے دل میں اللہ کا بغض بھی ہوگا۔ تو صحابہ کی محبت، رسول اللہ کی محبت کی اساس ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور بغض صحابہ بغض رسول ہے اور بغضِ رسول، اللہ کا بغض ہے۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ جس شخص کے دل میں اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت ہوگی تو درحقیقت اس کے دل میں اللہ کی محبت ہے۔ وہ اس محبت کی بنا پر اللہ کا پیار اور اللہ کی محبت حاصل کر سکتا ہے اور جس شخص کو اللہ کی محبت حاصل ہوگئی اور اللہ کا پیار حاصل ہوگیا اس کا بیڑا پار ہوگیا۔ وہ دنیا میں بھی سعادت کی زندگی گزارے گا قیامت کے دن بھی ہر شر سے محفوظ رہے گا، ہر عیب اور برائی سے محفوظ رہے گا، ہر عذاب سے محفوظ رہے گا اور جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی محبت کا مستحق بندہ

صحیح بخاری کی حدیث ہے:

((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ.))

جب اللہ کو کسی بندے سے پیار ہو جاتا ہے، جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے سے محبت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین کو طلب کرتا ہے کہ جبریل! میرے قریب آجاؤ۔ جبریل آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ.))

”مجھے فلاں بندے سے محبت ہوگئی ہے تو بھی اس سے محبت کر۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فلاں بندے سے میرا پیار بڑھ چکا ہے تو بھی اس سے پیار کرنا شروع کر دے اور سارے آسمانوں میں اس محبت کو مشہور کر دو۔ جبریل امین ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کو خطاب کرتے ہیں، فرشتو!

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ.))

''اللہ تعالیٰ کو فلاں بندے سے محبت ہو گئی ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔''

تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اس بندے سے محبت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ [1] اس کی محبت اور اس کا پیار عرش معلیٰ پر گونج رہا ہے، اس کی محبت اور اس کا پیار ساتوں آسمانوں میں پھیل چکا ہے اور سارے ملائکہ اور سارے فرشتے اس کی محبت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

فرشتوں کی کثرتِ تعداد کی بنا پر آسمانوں کی چڑچڑاہٹ

فرشتوں کی تعداد کم تو نہیں ہے، فرمایا:

((أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ.))

آسمان بڑی شدید مخلوق ہے مگر فرشتوں کی کثرت تعداد کی بنا پر اور فرشتوں کے بوجھ کی بنا پر ساتوں آسمانوں میں چڑچڑاہٹ کی آوازیں آتی ہیں۔ جیسے آپ چارپائی پر بیٹھیں تو ایک آواز سی چارپائی سے برآمد ہوتی ہے اس طرح کی آوازیں فرشتوں کے بوجھ کی وجہ سے ساتوں آسمانوں سے آتی ہیں۔ فرمایا:

[1] صحيح البخاري: 6040، و صحيح مسلم: 2637.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ.)) ❶

ساتوں آسمانوں میں ایک چار انگلی کے برابر بھی خالی جگہ نہیں ہے۔ کہیں فرشتہ کھڑا ہے اور کہیں فرشتہ رکوع میں ہے اور کہیں فرشتہ اپنی پیشانی ٹیکے اللہ کے سامنے سربسجود ہے۔ جو فرشتہ کھڑا ہے اس وقت سے کھڑا ہے جب سے پیدا ہوا، اس وقت تک کھڑا رہے گا جب تک قیامت قائم نہ ہو جائے گی۔ جو فرشتہ رکوع میں ہے اس وقت سے رکوع میں ہے جب سے پیدا ہوا اور اس وقت تک رکوع میں رہے گا جب تک قیامت قائم نہ ہو جائے۔ جو فرشتہ سجدے میں ہے اس وقت سے سجدے میں ہے جب سے پیدا ہوا اور اس وقت تک سجدے میں رہے گا جب تک قیامت قائم نہ ہو جائے۔ جب قیامت قائم ہوگی، صور پھونکا جائے گا یہ فرشتے بھی اٹھیں گے، اپنے رب کی طرف جائیں گے اور ان کی زبانوں پر الفاظ ہوں گے:

((سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ.))

"یا اللہ! تو پاک ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔" ❷

یہ فرشتوں کی کثرت تعداد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: ساتویں آسمان پر فرشتوں کی مسجد ہے جس کا نام بیت المعمور ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں نماز ادا کرتے ہیں۔ جس فرشتے نے ایک بار پڑھ لی اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں میں اس بندے کا پیار مشہور

❶ جامع الترمذي: 2312. ❷ السلسلة الصحيحة: 941.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا ہے اور اس کی محبت پھیل چکی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے محبت شروع کر دی۔ یہ اللہ کا محبوب بن چکا ہے۔

اللہ کی محبت حاصل کرنے کا نسخہ

اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہے؟ اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ سے محبت کرنی ہے۔ دو باتیں واضح ہو چکی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت فرض ہے۔ اس محبت کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، اور دوسری بات یہ کہ یہ محبت جب تک سب سے زیادہ نہیں ہو گی، اگر ہمارے دل میں اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت اپنی اولاد کی محبت کے برابر ہو یا اپنے ماں باپ کی محبت کے برابر ہو یا اپنی جان کی محبت کے برابر ہو تو پھر بھی ہم مومن نہیں ہو سکتے۔ مومن تبھی ہوں گے جب ہمارے دلوں میں اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت اپنی جان سے، اپنی اولاد سے، اپنے ماں باپ سے اور دنیا کے ہر انسان سے بڑھ کر ہو اور سب سے زیادہ ہو، یہ دو باتیں ہم نے سمجھ لیں اور تیسری بات یہ بھی پہچان لی کہ اس محبت کے بڑے فائدے ہیں، مثلاً: حلاوت ایمانی نصیب ہوتی ہے اور یہ کہ قیامت کے روز اللہ کے پیغمبر کی رفاقت حاصل ہو گی اور یہ کہ اگر یہ محبت ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے اور اللہ کی محبت اگر حاصل ہو جائے تو پھر اس کا صلہ اور اعزاز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محبت کو ساتوں آسمانوں میں پھیلا دیتا ہے۔

اللہ کے محبوب بندے کے لیے قبولِ عام

فرشتے اس بندے سے محبت کرتے ہیں اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ.)) ❶

''پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کا قبول زمین پر اتارتا ہے اور زمین پر بھی گاڑ دیتا ہے اور زمین کی ہر شے اس سے محبت کرتی ہے۔''

ہر حجر، ہر شجر، پانی کا ایک ایک قطرہ، ریت کا ایک ایک ذرہ، ہر جانور، پرند چرند اس بندے سے محبت کرتے ہیں۔ ہاں بعض لوگ نہیں کرتے، وہ سازشیں کریں گے، تخریب کاری کریں گے اور آپ کو مختلف قسم کی اذیتوں سے دوچار کریں گے۔ آپ سے بغض رکھیں گے، آپ سے نفرت رکھیں گے، آپ کا بائیکاٹ کریں گے۔ یقیناً ایسے لوگ موجود ہوں گے، اللہ کے پیارے پیغمبر کے دور میں بھی ابوجہل تھا، ابولہب تھا، عتبہ اور شیبہ تھا، سب موجود تھے، حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ کسی گنتی اور کسی شمار کے قابل ہی نہیں ہیں۔ ان کو گنتی کے قابل سمجھا ہی نہیں گیا۔ ہر شے محبت کرے گی اور جو لوگ محبت نہیں کریں گے وہ کسی شمار کے قابل نہیں ہیں۔ کسی گنتی کے قابل نہیں ہیں۔

محبت کا حقیقی معنی ومفہوم

چوتھی بات یہ باقی رہ گئی کہ محبت کا شرعی مفہوم کیا ہے؟ ہمیں کیا کرنا پڑے گا کہ ہمارا دعویٰ محبت سچا ثابت ہو جائے، صدق پر قائم ہو جائے اور سچائی پر قائم ہو جائے۔ صحابہ کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سوال لے کر حاضر ہوتی ہے۔ سوال یہ تھا کہ یارسول اللہ! ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اللہ

❶ صحیح البخاري: 6040، و صحیح مسلم: 2637.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی محبت ہے اور اللہ کی محبت سے یہ دل لبریز ہے مگر اس دعوے کی سچائی کی نشانی کیا ہے؟ اس دعوے کی صداقت کا معیار کیا ہے؟ وہ کون سی کسوٹی ہے جس پر اس محبت کو پرکھا جائے۔ سوال بڑا اہم تھا مگر پیارے پیغمبر ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ جواب آپ کے پاس موجود ہی نہیں تھا۔ فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ ❶

ہمارا پیغمبر دین کے معاملے میں کبھی اپنی خواہش سے بات نہیں کرتا۔ جب بھی بات کرتا ہے اللہ کی وحی سے کرتا ہے۔ تو چونکہ سوال بڑا اہم تھا، اللہ کے پیغمبر بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کا انتظار کرنے لگے۔ وہ صحابہ بھی وہاں موجود تھے۔ جبریل امین اسی مجلس میں سوال کا جواب لے کر آ گئے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ ❷

اے پیغمبر! کہہ دیجیے: جو لوگ سوال لے کر آئے ہیں انھیں جواب دے دیجیے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ﴾ اگر تم اللہ کی محبت کے دعوے دار ہو اور اللہ کی محبت کے طلب گار ہو اور اس کا معیار، اس محبت کی صداقت کی دلیل، اس محبت کی کسوٹی ایک ہی ہے ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ کہ مجھ محمد ﷺ کی اتباع کر لو اور میری پیروی کر لو۔ معنی یہ کہ اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت فرض ہے۔ اور اس محبت کی صداقت اللہ کے پیارے پیغمبر کی اتباع میں ہے اور اللہ کے پیارے پیغمبر کی اطاعت میں ہے۔

---

❶ النجم 3/53۔4. ❷ آل عمران 31/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعثتِ انبیاء علیہم السلام کا مقصد

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہی ہوتا ہے۔ ﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ ❶ ہم نے آپ سے پہلے کس کس رسول کو بھیجا، ایک مقصد کے تحت بھیجا کہ اس رسول کی اطاعت کی جائے، اس رسول کی پیروی کی جائے اور دنیا والو! جان لو، اس حقیقت سے آگاہ ہو جاؤ:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ❷

اطاعت درحقیقت اللہ کی ہے، یہ تم پر فرض ہے اور اللہ کی اطاعت اس پوری کائنات پر وہ شخص کر رہا ہے جو اللہ کے پیغمبر کی اطاعت کر رہا ہے۔ اللہ کی اطاعت تک پہنچنا ہے تو اللہ کے پیغمبر کی اطاعت کرنا پڑے گی۔ تمھارے لیے ایک ہی ہستی اور ایک ہی شخصیت ہے جس کی پیروی، جس کی غلامی اور جس کی سچی اطاعت تمھیں اللہ تک پہنچا سکتی ہے اور اللہ کی اطاعت تک پہنچا سکتی ہے۔ تو محبت کا شرعی معنی واضح ہو گیا۔ محبت فرض ہے بلکہ سب سے زیادہ محبت اللہ کے پیارے پیغمبر کی فرض ہے اور محبت کی کسوٹی اور محبت کا معیار اللہ کے پیارے پیغمبر کی اتباع ہے۔

محبت رسول کی حقیقی نشانی

ایک الجھن باقی رہ گئی کہ سب سے زیادہ محبت کی نشانی کیا ہے؟ محبت تو ہم نے سمجھ لی ہے۔ محبت کی کسوٹی اتباع ہے لیکن سب سے زیادہ اللہ کے پیغمبر کی محبت، سب سے زیادہ اللہ کے پیغمبر کا پیار ہو، اس کی علامت کیا ہے اور اس کی

❶ النساء 64/4. ❷ النساء 80/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شناخت کیا ہے؟ جواب بڑا آسان ہے۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ محبت کا شرعی معنی اتباع ہے تو اب آپ کی زندگی میں کوئی ایسا موڑ آجائے، کوئی ایسا مرحلہ یا مقام آجائے کہ ایک طرف امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان اور آپ کی سنت ہو اور آپ کی حدیث ہو، اس کے مقابلے میں آپ کی برادری کی بات ہو، اس کے مقابلے میں آپ کے باپ دادا کا قول ہو، اس کے مقابلے میں آپ کے پیرومرشد کی تعلیم ہو، اس کے مقابلے میں آپ کے امام کا فتویٰ ہو، اس کے مقابلے میں آپ کے پیرومرشد کی تعلیم ہو، اس کے مقابلے میں آپ کے امام کا فتویٰ ہو، یہ وہ موڑ ہے کہ آپ کی محبت کا امتحان شروع ہو گیا۔ محبت کے دعوے کرنے والو! آزمائش اور امتحان شروع ہو چکا ہے، اب تمھارے دل میں کس کی محبت ہے؟ اللہ کے پیارے پیغمبر کی یا اس شخصیت کی جس کے قول یا فتویٰ کو قبول کرو گے۔ یہ موڑ محبت کا امتحان ہے بلکہ سب سے بڑھ کر محبت کا امتحان ہے۔ آج واضح ہو گا اس امتحان میں کون کامیاب ہے اور کون ناکام ہے۔ دعوے کرنے والے بہت ہیں لیکن آج واضح ہو گا، اس محبت میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔

لیلیٰ سے محبت کرنے والے مجنوں بہت پیدا ہو چکے تھے لیکن اصل تو بات یہ تھی کہ لیلیٰ اس معیار کے تحت کس مجنوں کی محبت کو سچی محبت قرار دیتی ہے۔ اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت کے دعوے دار بہت ہیں اور طلب گار بہت ہیں، عاشقان بہت ہیں لیکن یہ موڑ ہے سچی محبت کے امتحان کا اور سب سے زیادہ محبت کے امتحان کا۔ اگر اس نے دنیا والوں کی بات کو ٹھکرا دیا، برادری کی بات کو ٹھوکر ماردی، اپنے باپ دادا کے رواج کو ٹھوکر ماردی، اپنے پیرومرشد کی تعلیم کو، اپنے شیخ کی تعلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ٹھکرا دیا، اپنے امام کی بات کو جھٹلا دیا اور اللہ کے پیارے پیغمبر کے فرمان کو اور اللہ کے پیارے پیغمبر کی حدیث کو سینے سے لگالیا، قبول کر لیا، اپنے عمل کی اساس بنا لیا تو اس کا معنی یہ کہ آپ نے جیتا جاگتا ثبوت مہیا کر دیا کہ آپ کے دل میں اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت سب سے زیادہ ہے۔ اپنے خاندان سے زیادہ، اپنی اولاد سے زیادہ، اپنے آباء و اجداد سے زیادہ، اپنے مشائخ سے زیادہ، اپنے اماموں سے زیادہ، دنیا کی ہر شے سے زیادہ آپ کے دل میں اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت ہے اور اگر آپ نے اللہ کے پیارے پیغمبر کی سنت کو ٹھکرا دیا بلکہ بعض لوگ ٹھکراتے ہی نہیں بلکہ حدیث کا نام سنتے ہیں تو ان کے ماتھے پر شکنیں پڑ جاتی ہیں۔ ان کے دل تنگ ہو جاتے ہیں۔

اہل بدعت کی نشانی

امام اوزاعی کا قول ہے:

((لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ بِخِلَافِ بِدْعَتِهِ إِلَّا أَبْغَضَ الْحَدِيثَ.))

ایک بدعتی انسان کی پہچان یہ ہے، ایک بدعتی انسان کی علامت یہ ہے کہ اسے کوئی حدیث سناؤ اور کہو کہ یہ اللہ کے پیغمبر کا فرمان ہے اور وہ فرمان اس کی اپنی بدعت اور اس کے اپنے عمل کے خلاف ہو تو بجائے اس کے کہ وہ اللہ کے پیغمبر کے فرمان کو قبول کر لے اس کے دل میں حدیث کا بغض پیدا ہوگا اور اس کے دل میں حدیث کی نفرت پیدا ہوگی۔ [1] تو کیا یہ اللہ کے پیغمبر کی محبت ہے؟ اگر آپ

[1] اعتقاد اهل السنة: 430/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے حدیث کو ٹھکرا دیا اور اس کے مقابلے میں اپنی برادری کی بات کو لے لیا تو اس کا معنی یہ کہ آپ کے دل میں اپنی برادری کی محبت اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت سے زیادہ ہے۔ اگر آپ نے امام الانبیاء کی سنت کو ٹھکرا دیا اور اس کے مقابلے میں اپنے باپ دادوں کی بات کو لے لیا تو اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے دل میں اپنے باپ دادوں کی محبت زیادہ ہے اور اللہ کے پیغمبر کی محبت کم ہے یا ہے ہی نہیں۔ موجود ہی نہیں ہے بالکل مفقود ہے۔ تو یہ سب سے بڑھ کر محبت کا مفہوم ہے۔ محبت فرض ہے، صرف محبت ہی نہیں بلکہ سب سے بڑھ کر محبت اور سب سے بڑھ کر آپ ﷺ سے پیار کرنا فرض ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک منفرد شان

میرے دوستو اور بھائیو! اس نکتے کو پہچان لو، ہمارا اپنے نبی کے ساتھ سب سے برگزیدہ تعلق یہی ہے کہ آپ کی اطاعت کی جائے اور آپ کی اتباع کی جائے۔ باقی سارے تعلقات اس ایک تعلق کے تابع ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ [1]

”محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

یہ سب سے بڑی آپ کی شان ہے۔ کوئی دوسرا اللہ کا رسول نہیں ہو سکتا۔ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ یہ آپ کی منفرد شان ہے، کوئی اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ شراکت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی پیدا ہوگا اور دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہو

[1] الفتح: 48/29۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گا۔ کذاب ہوگا اور دجال ہوگا۔ آپ کا سب سے اونچا مقام یہ ہے کہ رسول اللہ ہیں۔ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کے اوپر دن رات اللہ کی وحی اترتی تھی، جبریل امین نازل ہوتے تھے اور اللہ کے پیارے احکام اور نورانی احکام آپ تک پہنچاتے تھے۔ یہ سب سے اونچا آپ کا مقام ہے۔ باقی ساری شان اور سارا مقام اسی مقام کے تابع ہے۔

مقام رسالت کی شان و عظمت

آپ کے رسول اللہ ﷺ ہونے کا معنی کیا ہے؟ آپ اللہ کے نمائندے ہیں۔ اللہ کی وحی آپ تک آتی ہے اور وہ وحی آپ ہم تک پہنچاتے ہیں۔ ہم تک پہنچانے والے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ ماننا آپ کا سب سے اونچا مقام ہے اور رسول اللہ ﷺ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی اطاعت کی جائے اور آپ کی سچی غلامی قبول کر لی جائے۔ عقیدے میں، احکام میں، معاملات میں، خرید و فروخت میں، خوشی غمی میں، ہر چیز میں محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر لی جائے، یہ سب سے اونچا آپ کا مقام ہے۔ اس مقام کی بڑی اونچی شان ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ ”اے محمد (ﷺ)! آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔“ [1] بڑا فضل کیوں ہے؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کا سب سے اونچا مقام یہی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ کل قیامت کا دن ہوگا، سارے انبیاء کے قائد، خطیب اور امام کون ہوں گے؟ محمد رسول اللہ ﷺ۔ کیوں ہوں گے؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ قیامت کا دن ہوگا، آپ حوض کوثر کے والی

[1] النساء: 113/4۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے، صاحب حوض کوثر کیوں ہوں گے؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ.)) قیامت کے دن پہلی شفاعت میں کروں گا۔ پہلی سفارش میں کروں گا۔ کیوں کریں گے؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کا فرمان ہے: ((أَوَّلُ مُشَفَّعٍ.)) اور میں وہ شخص ہوں گا جس کی شفاعت اور سفارش سب سے پہلے قبول کر لی جائے گی۔ [1] کیوں قبول کر لی جائے گی؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔ کیوں کریں گے؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

شفاعت کی قسمیں

آپ کی شفاعت کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی قسم یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے، حساب و کتاب شروع کرنے کی سفارش کریں گے۔ کسی نبی کو اس سفارش کی ہمت نہ ہوگی۔ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس، سیدنا نوح علیہ السلام کے پاس، سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس، شفاعت کرو کہ اللہ حساب و کتاب شروع کر دے۔ ابہام کی یہ کیفیت ختم ہو مگر سارے انبیاء کہیں گے ہماری کوئی ہمت نہیں۔ ((إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.)) ہمارا رب غصے میں ہے، اسے ایسا غصہ آج سے پہلے کبھی نہیں آیا اور آج کے بعد کبھی نہیں آئے گا۔ ہم اپنے پروردگار کا سامنا کیسے کر سکتے ہیں۔ تو آخر لوگ امام الانبیاء

---

[1] سنن ابن ماجہ: 4308.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں گے کہ آپ شفاعت کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے: ہاں یہ شفاعت میرا مقام ہے۔ آپ جائیں گے، سجدہ کریں گے، اللہ فرمائے گا: اپنا سر اٹھا لیجیے، کہیے! آپ کی بات سنی جائے گی اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب آپ حساب و کتاب شروع کرنے کی شفاعت کریں گے۔ [1] شفاعت کیوں کریں گے؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ کے رسول ہیں۔

شفاعت کی دوسری قسم کیا ہے؟ گناہ گاروں کی شفاعت، اہل جہنم کو جنت کی طرف منتقل کرنے کی شفاعت، اگر ان کا عقیدہ صحیح ہے اور توحید راسخ ہے، یہ شفاعت آپ کیوں کریں گے؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو قیامت کے دن یہ سارا مقام آپ کا برحق ہے لیکن کیوں ہے؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ہیں۔

قیامت کے روز آپ مقام محمود پر فائز ہوں گے۔ مقام محمود کے دو معنی ہیں: یا شفاعت، یا اللہ کا ایسا قرب کہ یہ قرب اور نزدیکی کائنات کے کسی فرد کو نصیب نہیں ہوگی اور کسی فرد کو حاصل نہیں ہوگی۔ تو یہ مقام محمود آپ کو کیوں ملے گا؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں، اللہ کے رسول ہیں۔ قیامت کے دن جنت کی چابی آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔ کیوں ہوگی؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کے دروازے کو دستک آپ دیں گے۔ کیوں دیں گے؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کا دروازہ

---

[1] صحيح البخاري: 4712.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے لیے کھولا جائے گا اور آپ سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ کیوں ہوں گے؟ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

امت محمدیہ کی شان وعظمت

آپ کی شان کی وجہ سے آپ کی امت کو بھی شان ملے گی۔ قیامت کا دن ہوگا، ساری امتیں اپنے انبیاء کے ساتھ کھڑی ہوں گی۔ اللہ پاک ندا کرے گا:

((أَيْنَ مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ.))

"محمد کہاں ہیں؟ اور ان کی امت کہاں ہے؟" ❶

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ.))

"ہم زمانے کے اعتبار سے آخری امت ہیں لیکن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے اور سب سے پہلے جائیں گے۔" ❷

آپ کی امت کو یہ مقام کیوں ملے گا؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ کے سب سے آخری اور سب سے محبوب رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو یہ تکریم دے گا کہ جنت میں سب سے زیادہ تعداد آپ کی اُمت کی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَ مِئَةِ صَفٍّ.))

"جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔"

---

❶ فتح الباري: 259/6.

❷ صحيح البخاري: 238.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ثَمَانُونَ مِنهَا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ.))

''ان میں سے اسی (80) صفیں میری امت کی ہوں گی اور باقی صفیں باقی ساری امتوں کی ہوں گی۔''❶

یہ آپ کی امت کا مقام کیوں ہوگا کیونکہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور افضل الرسل ہیں۔ ساری شان اس مقام رسالت کے تابع ہے۔ رسول اللہ ہونے کے تابع ہے۔ رسول اللہ ﷺ مان لیا، سب کچھ مان لیا، رسول اللہ ﷺ نہ مانا کچھ بھی نہیں مانا۔ پھر لاکھ محبت کے دعوے کرو اور لاکھ عشق کے دعوے کرو۔

رسول اللہ ﷺ کو ماننے والے کون؟

بس سوال یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کون مانتا ہے؟ رسول اللہ کو وہی مانتا ہے جو آپ کی سچی اطاعت کرے، آپ کی سچی پیروی کرے، عقیدے میں، احکام میں، معاملات میں آپ کا تابع فرمان ہو جائے۔ نماز پڑھنے جائے اس کے دل میں یہ دھن سوار ہو کہ امام الانبیاء علیہ السلام نے نماز کیسی پڑھی ہے؟ بالکل ویسی پڑھوں۔ یہ نہیں کہ برادری میں کیسی پڑھی جاتی ہے، ہمارے بزرگ کیسے پڑھتے ہیں۔ ہمارے مشائخ کیسے پڑھتے ہیں۔ ہمارے مولوی کیسے پڑھتے ہیں۔ یہ قطعاً محبت کی دلیل نہیں ہے اور یہ قطعاً رسالت کو ماننے کے منافی اور مخالف ہے۔ تو یہ آپ کی محبت کا سچا مفہوم ہے جو دین نے پیش کیا، آپ کا مقام برحق ہے، آپ کا مقام سارا

❶ جامع الترمذي: 2546.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابل قبول ہے، لیکن وہ سارا مقام کس لیے ہے؟ اس لیے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ مان لیا سب کچھ مان لیا۔ رسول اللہ ﷺ نہ مانا کچھ بھی نہیں مانا۔

نبی ﷺ کا ذکرِ خیر

باقی رہ گئی یہ بات کہ اللہ کے پیغمبر کا ذکر۔

((مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهِ.))

''جو کسی شے سے محبت کرتا ہے تو اُس کا ذکر بھی بہت کرتا ہے۔'' ❶

اس کو یاد بھی بہت کرتا ہے۔ آؤ یہاں بھی امتحان لیتے ہیں کہ امام الانبیاء کو کون زیادہ یاد کرتا ہے؟ کس کے دل میں امام الانبیاء کی سچی محبت ہے اور کون زیادہ اللہ کے پیغمبر کو یاد کرتا ہے؟ یاد کرنے کے دو معنی ہیں: کچھ لوگ یاد کرتے ہیں اس معنی میں قصیدے پڑھتے ہیں، شعر پڑھتے ہیں، اکثر ان میں غلو ہوتا ہے۔ اکثر شرکیہ باتیں ہوتی ہیں، شرکیہ کلمات ہوتے ہیں، درود پڑھنے کی توفیق بھی ملتی ہے۔ وہ بھی شرکیہ مفہوم پر اور شرکیہ الفاظ پر قائم ہوتا ہے: ((اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ.)) قصیدے پڑھتے ہیں، وہ بھی غلو اور شرک کے ساتھ۔

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینے میں مصطفی ہو کر

معنی یہ کہ کل تک جو اللہ تھا، عرش پے مستوی تھا آج وہ اللہ مصطفی بن کر اور

---

❶ ضعیف الجامع: 414/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی بن کر مدینے میں آ چکا ہے۔ اس قسم کے اشعار کہ

حیران ہوں کہ مصطفی کو کیا لکھوں؟
خدا لکھوں یا خدا کا خدا لکھوں

جس شخص نے بھی یہ شعر کہا ہے اس پر دنیا میں موجود ریت کے ذروں کے برابر لعنت۔ یہ بھی ذکر مصطفی کا ایک طریقہ ہے۔

اٹھا کر میم کا گھونگھٹ جو جھانکا تیری کملی میں
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے

وہ کہتا ہے اللہ احد ہے اور محمد احمد ہے۔ فرق صرف ایک میم کا ہے۔ اللہ کے حروف کم ہیں، تین ہیں، احمد کے حروف زیادہ ہیں، چار ہیں، یہ میم کا اضافہ کیوں ہے؟ اس میم کی رمز کیا ہے؟ احمد میں چار حروف ہیں، احد میں تین حروف ہیں، معنی احد چھوٹا ہے، احمد بڑا ہے، معنی وہ احمد کے اندر روپوش ہے۔ احمد کے اندر گم ہے۔ یہ بھی ایک ذکر کا طریقہ ہے۔ یہ لوگ یاد کرتے ہیں، یقیناً یاد کرتے ہیں مگر اس تناظر میں، اس صورت حال میں اللہ کے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں شرکیہ الفاظ کے ساتھ۔ اشعار پڑھتے ہیں شرکیہ عقیدے کے ساتھ، قصیدے کہتے ہیں شرکیہ معانی کے ساتھ اور شرکیہ مفاہیم کے ساتھ۔

رسول اللہ ﷺ کا حقیقی ذکر

کچھ لوگ ذکر کرتے ہیں، کس طریقے سے؟ قرآن کہتا ہے:

﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ (1)

(1) الم نشرح: 94/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے محمد! ہم نے آپ کے ذکر کو اونچا کر دیا۔''

جہاں اللہ کا نام ہو گا وہاں آپ کا نام بھی ہو گا۔ جہاں اللہ کا ذکر ہو گا وہاں آپ کا ذکر بھی ہو گا۔ پوری دنیا اذان نہیں سنتی؟ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس سے پہلے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ دنیا بھر میں آواز گونجتی ہے، اللہ کے ذکر کے ساتھ اللہ کے رسول کا ذکر بھی ہے۔ ہم کثرت سے اللہ کے رسول کا ذکر کیسے کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہر لمحہ، ہر لحظہ اللہ کے پیارے پیغمبر کا ذکر ہوتا ہے۔

چنانچہ اذان ہو گئی، آؤ نماز کے لیے۔ نماز کس کے لیے پڑھنی ہے، اللہ کے لیے۔ اب ہم ذکر مصطفی کیسے کرتے ہیں کہ نماز کس طریقے سے پڑھنی ہے؟ وہ اللہ کے پیغمبر کا طریقہ ہے۔ باقی لوگ کیا کرتے ہیں؟ نماز کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ کیا ہے؟ برادری کا۔ آباء واجداد کا، اماموں کا۔ اللہ کے ذکر کے ساتھ اللہ کے پیارے پیغمبر کا ذکر بھی گونج رہا ہے۔ نماز میں کھڑے ہوں گے، کھڑا ہونا کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ کھڑا ہونے کا طریقہ محمد رسول اللہ کا۔ نماز میں ہاتھ باندھنے ہیں، ہاتھ باندھنے کس کے لیے ہیں؟ اللہ کے لیے۔ ہاتھ باندھنے کا طریقہ محمد رسول اللہ کا۔ نماز میں قراءت کرنی ہے، قراءت کس کے لیے کرنی ہے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ کیا ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا۔ نماز میں رکوع کرنا ہے، رکوع کس کے لیے ہے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ رکوع کیا ہے؟ محمد رسول اللہ کا، نماز میں سجدہ کرنا ہے، سجدہ کس کے لیے ہے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ سجود کیا ہے؟ محمد رسول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا۔ نماز میں تشہد ہے، تشہد کس کے لیے ہے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ تشہد کیا ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا۔ نماز میں سلام پھیرنا ہے، سلام پھیرنا کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ تسلیم کیا ہے؟ محمد رسول اللہ کا۔ نماز کے بعد اذکار ہیں، کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ اذکار کیا ہے اور مسنون اذکار کیا ہیں؟ محمد رسول اللہ ﷺ کے اذکار۔ جہاں اللہ کا نام گونج رہا ہے، ہر لحظہ ہر قدم، ہر آن اللہ کے پیارے پیغمبر کا نام گونج رہا ہے۔

حج کرنے کے لیے سفر کر کے مکہ جاتے ہیں۔ حج کس کے لیے۔ طریقہ حج کیا ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا۔ ہم طواف کرتے ہیں، طواف کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ طواف کیا ہے؟ محمد رسول اللہ کا۔ طریقہ سعی کیا ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا۔ منیٰ کی حاضری، مزدلفہ کی حاضری، عرفات کا وقوف، یہ سب کس کے لیے ہیں؟ اللہ کے لیے ہے۔ طریقہ کیا ہے؟ وقوف عرفات کیسا؟ اور منیٰ کی حاضری کیسی؟ مزدلفہ کا مبیت کیسا؟ جیسا محمد رسول اللہ ﷺ کا۔ قربانی کرتے ہیں۔ کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ قربانی کیا ہے؟ محمد رسول اللہ کا۔ زکاۃ دیتے ہیں۔ کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ زکاۃ کیا ہے؟ محمد رسول اللہ کا۔ روزے رکھتے ہیں کس کے لیے؟ اللہ کے لیے۔ طریقہ روزہ کیا ہے؟ اللہ کے پیارے پیغمبر کا۔ تو بتائیں حبیب کبریا کا زیادہ ذکر کرنے والا کون ہے؟ اور کس کے دل میں اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہری محبت کافی نہیں

یہ کون سی محبت ہے کہ اللہ کے پیغمبر کا کمبل کالے رنگ کا تھا۔ یہ کون سی محبت ہے کہ اللہ کے پیغمبر کا چہرہ والضحیٰ کا تھا۔ یہ کون سی محبت ہے کہ اللہ کے پیغمبر کی زلفیں واللیل کی طرح سیاہ تھیں۔ ارے! سیاہ زلفیں سب کی ہیں اور کالے کمبل سب کے پاس ہو سکتے ہیں، چمک دار چہرے بہت سوں کے ہوں سکتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کے پیغمبر کی زلفیں، اللہ کے پیغمبر کا چہرہ سب سے بڑھ کر حسین تھا مگر پیغمبر ﷺ کے تعلق سے اور انبیاء کے تعلق سے جس حقیقت پر غور کرنا ہے وہ یہ ہے کہ انبیاء جو ہیں وہ اللہ کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ اللہ کی دعوت لے کر آئے ہیں۔ اس دعوت کو قبول کرنا ہے تو فیصلہ کیجیے! سب سے زیادہ اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت کون کرتا ہے؟ سچی محبت کون کرتا ہے؟ یقیناً یہ محبت اسی اطاعت کے نکتے پر قائم ہے اور سچی محبت اس کی قابل قبول ہے جس کے دل میں سب سے زیادہ اللہ کے پیغمبر کا پیار ہو اور اللہ کے پیغمبر کی اطاعت ہو اور اللہ کے پیغمبر کی غلامی ہو۔ امام حسن بصری کے قول کو ذکر کر کے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

((لَيْسَ الْإِيْمَانُ بِالتَّحَلِّي وَلَا بِالتَّمَنِّي وَلٰكِنْ مَاوَقَرَ فِي الْقُلُوْبِ وَ صَدَّقَتْهُ الْأَعْمَالُ.)) ❶

لوگو! ایمان، دین یا دین کی کوئی بھی شے ظاہری سجاوٹوں کے ساتھ نہیں ہے۔

---

❶ فتح المجید: 64/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہری ملمع سازی نہیں ہے۔ دین اس کا قائل ہی نہیں ہے۔ ظاہری چراغاں ہوں، ظاہری سجاوٹیں ہوں، ظاہری ملمع سازی ہو، فرمایا کہ ایمان اس کا نام نہیں ہے۔ ایمان کس چیز کا نام ہے؟ مَا وَقَرَ فِی الْقُلُوبِ جو حقیقت میں دل میں جاگزیں ہو جائے، دل میں بیٹھ جائے۔ اچھی طرح راسخ ہو جائے۔ پوری مضبوطی اور پوری پختگی کے ساتھ۔ وَ صَدَّقَتْهُ الْأَعْمَالُ اور پھر انسان کے عمل اس کی تصدیق کریں۔ دل میں جو حقیقت موجود ہے عمل اس کی تصدیق کرے۔

اب مثال کے طور پر اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت، یہاں حقیقت ایمان کیا ہوگی؟ اس محبت کو دل میں جاگزیں کرلو، دل میں بسالو اور بٹھالو۔ محبت ہی نہیں بلکہ سب سے زیادہ محبت اور سب سے زیادہ پیار دل میں بٹھالو۔ اس کے بعد جو آپ کا عمل ہو وہ عمل اس محبت کی تفسیر ہو، اس محبت کی تصدیق ہو، اس محبت کی تائید ہو۔ اب وہ محبت کی تقسیم کیسے ہوگی؟ تصدیق اور تائید کیسے ہوگی کہ اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت دل میں راسخ ہے، جاگزیں ہے اور عمل اس کی تصدیق کرے؟ تصدیق کا طریقہ یہ ہے کہ جب آپ نماز پڑھنے جائیں تو اللہ کے پیارے پیغمبر کے طریقے کے مطابق، حج کرنے جائیں تو اللہ کے پیارے پیغمبر کے طریقے کے مطابق۔ یہ آپ کا عمل ہے جو آپ کی محبت کی تصدیق کر رہا ہے۔ اگر آپ دعویٰ کریں اللہ کے پیارے پیغمبر کی محبت کا اور آپ کا عمل آپ ﷺ کی سنت کے خلاف ہو، آپ ﷺ کی حدیث کے خلاف ہو، آپ ﷺ کی نماز آپ ﷺ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ نماز سے مختلف ہو، آپ کا حج آپ ﷺ کے طریقہ حج سے مختلف ہو بلکہ آپ کے عمل پر برادری کی چھاپ ہو، باپ دادوں کی چھاپ ہو، قوم کی چھاپ ہو، پیروں کی چھاپ ہو، اماموں کی چھاپ ہو، یہ قطعاً سچی محبت کی دلیل نہیں ہوگی۔ اللہ پاک سچا اور حقیقی فہم ہم کو عطا فرمادے۔ ہمارے دلوں کو اپنے پیارے پیغمبر کی محبت سے بھر دے، ہمارے ظاہر کو اپنے پیارے پیغمبر کی حدیثوں کی اتباع سے منور کردے۔

((وَ اَقُولُ قَوْلِی هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِی وَلَكُمْ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.))

(خطبہ جمعۃ المبارک، جامع مسجد اسحاق، یوکے سنٹر، چونا منڈی لاہور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم

اور ہماری ذمہ داریاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی تعظیم فرض ہے

یہ بات معلوم ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم اور محبت فرض ہے۔

﴿إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝﴾ [1]

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ان کو شاہد بطور گواہ کے، مبشر: خوشخبری دینے والے۔ اور نذیر: ڈرانے والے یہ ذمہ داریاں اور یہ اوصاف عطا فرما کر بھیجا۔ اگلی آیت میں چار افعال کا ذکر ہے جن میں سے ایک فعل اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے مابین مشترک ہے اور دو افعال اللہ کے پیغمبر کے لیے خاص ہیں اور ایک فعل اللہ رب العزت کے لیے خاص ہے۔ ہم نے رسول کو بھیجا، شاہد و مبشر بنا کر، نذیر بنا کر۔ ﴿لِّتُؤْمِنُوا بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ ایمان مشترک ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا بھی فرض ہے اور اللہ کے رسول محمد ابن عبد اللہ ﷺ پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔ یہ فعل مشترک ہے۔ آگے دو افعال مذکور ہیں جو اللہ کے پیارے پیغمبر علیہ السلام کے لیے ہیں: ﴿وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾ اور تاکہ تم میرے پیغمبر کو مضبوط کرو۔ ان کی تعظیم کرو، ﴿وَتُوَقِّرُوهُ﴾ اور ان کی توقیر کرو، ان کا اکرام کرو۔ یہ تعزیر اور توقیر ان

[1] الفتح 48/8۔9.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں میں فرق ہے۔ تعزیر وہ تعظیم ہے جس میں نصرت شامل ہو، مدد شامل ہو، مضبوط کرنا شامل ہو، تقویت شامل ہو اور توقیر عام تعظیم کو، اکرام کو کہا جاتا ہے اور یہ دونوں چیزیں ایک امر کے اسلوب میں بیان ہیں۔ اس کا معنی رسول کریم ﷺ کی تعظیم بھی فرض ہے اور آپ کی توقیر بھی فرض ہے۔ چوتھا فعل: ﴿وَ تُسَبِّحُوْهُ﴾ تاکہ تم اللہ کی تسبیح بیان کرو۔ یہ فعل اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے کیونکہ تسبیح ایک عبادت ہے اور ہر عبادت کا اللہ مستحق ہے۔ کوئی عبادت غیر اللہ کے لیے روا نہیں ہے۔

اللہ ہر عیب سے پاک ہے

تسبیح کا معنی ہر عیب سے پاک ہونا۔ یہ خاصہ بھی اللہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ذات، کوئی شخصیت عیوب سے پاک نہیں ہے۔ صرف اللہ رب العزت ہی ہر عیب سے پاک ہے۔ باقی کوئی مخلوق عیب سے پاک نہیں۔ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ، بیمار بھی ہوتے تھے، سوتے بھی تھے، اور یہ سارے عیوب ہی شمار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ واحد ذات ہے کہ نہ اس کو کوئی مرض لاحق ہوتا ہے، نہ اس کو نیند آتی ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی اللہ رب العزت فنا یا موت کا شکار ہو گا۔ اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ اپنا وقت آنے پر فوت بھی ہو گئے۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تاریخی بات کہی تھی:

((مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ.)) [1]

[1] صحيح البخاري: 3667.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا ہے یا کرے گا وہ دیکھ لے کہ محمد ﷺ فوت ہو چکے اور جو فوت ہو جائے وہ عبادت کا مستحق نہیں ہوتا اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اللہ کی عبادت کا مستقل عزم رکھتا ہے تو وہ جان لے کہ اللہ رب العزت حی لا یموت ہے۔"

وہ زندہ ذات ہے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ ہمیشہ قائم ہے، ازل سے ابد تک۔ ایسا ازل جس کی کوئی ابتدا نہیں اور ابد جس کی کوئی انتہا نہیں۔ تو تسبیح کا معنی ان نقائص سے پاک ہونا، ان عیوب سے پاک ہونا اللہ کا خاصہ ہے۔

ایک علمی نکتہ

﴿وَتُسَبِّحُوْهُ﴾ یہ ضمیر اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے کہ اللہ کی تسبیح بیان کرو۔ اور ایک آیت کریمہ میں بعض اوقات ضمائر اور ان کے مراجع میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس کو بعض لوگوں نے بڑا اچھالا ہے اور شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان ضمائر کا استعمال اور ان کے مراجع کا جو فہم ہے وہ انسان اپنی عقل سلیم سے کرے اور دیگر نصوص کو اپنے سامنے رکھ کر فیصلہ کرے۔ تسبیح اللہ کے پیغمبر کا حق نہیں ہے، یہ اللہ کا حق ہے کیونکہ یہ ایک عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر عبادت کا مستحق ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

﴿وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [1]

[1] البقرۃ 2/232.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں دو خطاب ہیں: ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ﴾ اور ﴿فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ﴾ کیا دونوں کا مصداق ایک ہی ہے؟ نہیں۔ ((وَاِذَا طَلَّقْتُمْ اَیْ اَیُّهَا الْاَزْوَاجُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَیْ اَیُّهَا وُلَاۃُ اُمُوْرِ النِّسَآءِ.)) مراجع کے اختلاف کا یہ فیصلہ نصوص اور عقل سلیم سے ہوگا اور یہ بات اہل عرب کے اسلوب میں معروف ہے۔ بہرکیف اس آیت کریمہ میں ہم پر یہ بات فرض قرار دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی تعظیم، آپ کی توقیر، آپ کے مشن کی تقویت، یہ ہم پر فرض ہے۔ یہ نبی علیہ السلام کا حق ہے۔

تمام قسم کی تعظیم کا مرکز ومحور

یہ بات سن لیجیے کہ اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کے جتنے بھی حقوق ہیں ان تمام حقوق کا جو محور ہے وہ اللہ کے پیغمبر کی غلامی اور آپ کی اطاعت ہے۔ اگر یہ قوم حقِ اطاعت کو سمجھ لے تو تعظیم اور توقیر کے سارے تقاضے پورے ہو جائیں گے۔ رفعت شان کے سارے تقاضے پورے ہو جائیں گے۔ اگر یہ قوم حقِ اطاعت کو سمجھنے سے قاصر ہو تو پھر تعظیم اور توقیر کا کوئی تقاضا پورا نہیں ہوگا بلکہ نبی علیہ السلام کی تعظیم، آپ کی توقیر، آپ کی پوری شان صرف اس بنا پر ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جونہی یہ تبدیلی رونما ہوئی کہ پہلے آپ محمد بن عبداللہ تھے، اب محمد رسول اللہ ﷺ ہو گئے۔ یہ تبدیلی ہر قسم کی شان کا محور ہے اور تعظیم اور توقیر کے سارے تقاضے آپ کے اس ایک مقام کے ساتھ مربوط ہیں۔ جیسے نبی علیہ السلام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شان سے متعلق، آپ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ.))

''میں پوری اولادِ آدم کا سردار ہوں۔'' [1]

اور ایک حدیث میں قیامت کا ذکر ہے:

((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.))

''میں قیامت کے دن پوری اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔'' [2]

جو سارے اولین و آخرین ہوں گے، انبیاء کی امتیں ہوں گی، ان کے اصحاب ہوں گے اور سب کی سرداری میرے پاس ہوگی۔ یہ آپ ﷺ کا مقام ہے۔ کیوں ہے؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ)) جب قیامت قائم ہوگی سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور میں اپنی قبر سے نکلوں گا۔ یہ اللہ نے آپ کو اعزاز دیا۔ کیوں؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ((أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ)) قیامت کے دن پہلا شافع میں ہوں گا۔ سب سے پہلے سفارش کرنے والا میں ہوں گا۔ سب سے پہلے میری شفاعت سامنے آئے گی۔ کیوں؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ((وَ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) اور میں ہی وہ شخصیت ہوں گا جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔ [3]

---

[1] سنن أبي داود: 4673.

[2] صحيح مسلم: 2278، و جامع الترمذي: 3148.

[3] صحيح مسلم: 2278.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اعزاز بھی میرے پاس ہوگا۔ کیوں؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ عَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ. اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ کو حوضِ کوثر عطا فرمائے گا۔ اپنی امت کو آپ ﷺ جام بھر بھر کے پلائیں گے۔ کیوں؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ قیامت کے دن ایک مقام ایک ہی شخصیت کے لیے ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: ''مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، تم وہ مقام میرے لیے طلب کیا کرو، میرے لیے سوال کیا کرو کہ اللہ مجھے اس مقام پر فائز کردے اور وہ ہے مقامِ محمود۔'' ❶

ہمارا عقیدہ ہے کہ صاحب مقام محمود محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جو بھی شان ہے، اس شان کا محور آپ کا رسول اللہ ہونا ہے۔ اگر وہ شان باقی امور کا محور ہوتی تو کلمہ کسی اور طریقے میں ہوتا۔ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ مَقَامِ مَحْمُوْدٍ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ حَوْضِ كَوْثَرَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ شَافِعٌ، مُحَمَّدٌ مُشَفَّعٌ)) کلمہ ایسے نہیں ہے بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ یہ گواہی ہے۔ یہ ساری شان اور مقام جو ہے اسی رسالت کے مقام کے تابع ہے۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ جو آپ کے مقام رسول اللہ ﷺ کو سمجھ لے وہی آپ کی توقیر اور تعظیم، آپ کے اکرام، رفعت شان کے سارے تقاضے پورے کرسکتا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم: 384.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منصبِ رسالت کیا ہے؟

یہ مقامِ رسول اللہ کیا ہے؟ رسول اللہ کیا شے ہے؟ رسول ایک شخصیت کا نام ہے جو شخصیت اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے مابین رابطہ ہوتی ہے۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے والی، بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملانے والی۔ یہ رابطہ کون کون ہوتا ہے؟ جس کو اللہ بنائے۔ یہ رسالت اور رابطے کی یہ مہم، یہ کسبی شے نہیں ہے، یہ وہبی اور اللہ کی عطا کردہ ہے۔ یہ عقیدہ فاسدہ یہودیوں کا تھا جو نبوت کو کسبی شے قرار دیتے تھے۔ یہ وہبی بھی ہے اور ایک انسان محنت کر کے نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر نبوت خود حاصل کر سکتا ہے بلکہ بعض یہود نے کچھ مدارس بنائے ہوئے تھے، ان مدارس میں ایک نصاب تعلیم تھا کہ جو شخص اس نصاب کو پڑھ لے اسے وہ خود نبوت کی ڈگری دیا کرتے تھے کہ یہ نبی بننے کے قابل ہے۔ وہاں جھوٹے نبی تیار ہوتے۔ لیکن یہ رسالت وہبی شے ہے، کسبی شے نہیں ہے۔ رسول کیا ہے؟ رابطہ۔ کس کے مابین؟ اللہ اور اس کے بندوں کے مابین۔ رابطہ کیسے بنتا ہے؟ اللہ کے بنانے سے، اللہ کے چن لینے سے۔ جب رسول رابطہ ہے اور اس خلق کو اللہ کے ساتھ جوڑنے والا ہے تو اس کا ایک ہی تقاضا ہے کہ اس رسول کے دامن کو تھام لیا جائے۔ رابطہ اور کوئی نہیں۔ مخلوق کو خالق کے ساتھ جوڑنے والا اور کوئی نہیں۔ یا تو رسول ہے یا پھر وہ شخص ہے جو رسول ہی کی تعلیم کو، ان کے اسوۂ حسنہ کو، ان کی سیرت طیبہ کو آگے بیان کرتا ہے اور کچھ نہیں۔ فرمایا:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ [1]

---

[1] النسآء: 80/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعت تو اللہ کی فرض ہے، اس کائنات میں اللہ کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ جو اللہ کے رسول کی کر رہا ہے۔ اطاعت اللہ کی فرض ہے، حکم اللہ کا ہے:

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ ❶

''اللہ کے حکم کو ماننے والا کون ہے؟''

جو اللہ کے رسول کو مانتا ہے، ان کی اطاعت کرتا ہے۔ یہ رابطہ ہے۔ مقام فضیلت پر چلے جاؤ:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي﴾ ❷

اگر تمہیں اللہ کی محبت چاہیے اور واقعتاً چاہیے، ضروری ہے، اس کے بغیر نجات کا کوئی تصور نہیں۔ یہ محبت کیسے ملے گی؟ خالق کائنات کی رضا، اس کی رحمت کیسے حاصل ہوگی؟ یہ رابطہ ہے۔ ﴿فَاتَّبِعُونِي﴾ میرے حبیب کی اتباع کرلو۔ اس رابطہ کے بغیر، اس کے دامن کو تھامے بغیر اور اس کی اطاعت کیے بغیر، اس کی غلامی کیے بغیر اللہ کی محبت حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ یوں یہ بہت بڑی دولت ہے، ایک سہارا ہے جس پر دونوں جہانوں کی سعادت قائم ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے:

((لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ.))

''کوئی شخص اپنے عمل کی بنا پر جنت میں جا ہی نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

((وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟))

❶ الأنعام: 57/6. ❷ آل عمران: 31/3.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھی نہیں جا سکتے؟"

فرمایا:

((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ.))

"جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ نہ لے تب تک میں بھی نہیں جا سکتا۔"[1]

یہ اس محبت، اس رضا اور اس پیار کی قدر و قیمت ہے، جو کیسے حاصل ہوگا؟ اسی رابطے کے ذریعے۔ تو بنیادی طور پر یہ نکتہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ باقی جو اکرام اور توقیر اور تعظیم کے تقاضے ہیں وہ سارے اسی شرف کے ساتھ منسلک ہیں۔ اس شخصیت کو دل سے مقتدا مان لو، جبر و اکراہ سے نہیں۔

اتباع اور اطاعت میں فرق

دین اسلام میں دو الفاظ ہیں: اتباع اور اطاعت۔ اطاعت میں خوشی کا پہلو ہے۔ خوشی کا معنی ہے، یہ طوع سے ہے اور طوع کا معنی خوش ہونا۔ اطاعت خوشی کے ساتھ ہے، جبر و اکراہ کے ساتھ نہیں ہے۔ کسی اور مقصد کے تحت نہیں بلکہ دل کی رضا، دل کی خوشی، اللہ کی رضا کو حاصل کرنا یہ مقصود ہے۔ یہ اطاعت ہے اور اتباع ایک ایسا لفظ ہے کہ

﴿ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً﴾[2]

کی تعبیر ہے۔ اتباع میں پوری اطاعت مراد ہے، پوری اتباع ہر معاملے

[1] صحیح البخاری: 5673. [2] البقرۃ: 208/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں، عقیدہ ہو، منہج ہو، خلق ہو، سیاست ہو، تجارت ہو، معاملات ہوں، ہر معاملے میں کس کی پیروی کرنی ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کی ۔ یہ اتباع ہے۔ عربی میں ایک لفظ ہے: تبیعۃ ۔ تا، با، عین اس کا مادہ ہے اور تبیعہ گائے کے بچھڑے کو بولتے ہیں جس کی ایک سال کی عمر ہو۔ اس بچھڑے کو دیکھو اپنی ماں کے ساتھ کس طرح لاڈ کرتا ہے، پیار کرتا ہے اور اس کی ایک ایک حرکت کو اپناتا ہے۔ اتباع کا لفظ اسی سے ماخوذ ہے۔ اس انداز کا پیار ہو، اس انداز کا لاڈ ہو اور پوری اتباع ہو۔ تو یہ اطاعت اور اتباع اس میں خوشی کا معنی اور مکمل پیروی کا معنی ہے اور کیوں نہ ہو؟ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو مکمل دین دے کر بھیجا گیا۔ ایک جز بھی، ایک نقطہ بھی کسی کی عقل پر نہیں چھوڑا گیا۔ انھی کی اطاعت فرض ہے، انھی کی اتباع فرض ہے اور مقام رسالت کا تقاضا یہی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں، یعنی ہمارے اور اللہ کے مابین رابط ہیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ذریعے اللہ کے ساتھ جڑ جائیں۔ اللہ کے ساتھ مل جائیں۔ وہ آپ کی اطاعت ہے، وہ آپ کی اتباع ہے۔ جب اطاعت اور اتباع قبول کر لی جائے تو پھر یہ تکریم اور توقیر کے سارے تقاضے پورے ہو جائیں گے، لہٰذا یہ ہماری دعوت ہے کہ آپ کو رسول اللہ صحیح معنی میں مانا جائے۔ اور اس کے علمی تقاضے پورے کیے جائیں۔ پھر باقی سارے تقاضے آسان ہو جائیں گے۔

سب کچھ اطاعت کے تابع ہے

ایک شخص کو اگر مقام رسالت کا فہم نہیں، رسول اللہ مانتا ہے مگر رسول اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقاضے کیا ہیں؟ ان کا علم نہیں، وہ آپ کی جو بھی تعظیم کرے گا، جو بھی توقیر کرے گا وہ لاحاصل ہے۔ اس کا فائدہ نہیں ہوگا۔ فائدہ تو اساس کے ساتھ ہے۔ اب وہ لاکھ آپ کی شان میں قصیدے کہے، لاکھ آپ کا مرتبہ اور مقام بیان کرے، لاکھ وہ ایسی محافل کا انعقاد کرے جن کو محافل میلاد کہا جاتا ہے، جو چاہے کرتا پھرے۔ اگر مقام رسالت کے فہم میں انحراف ہے، وہ اعتقادی انحراف ہو یا عملی انحراف ہو، جتنی بھی تکریم کرے گا وہ قابل قبول نہیں۔ جتنی بھی تعظیم کرے گا وہ قابل قبول نہیں۔ بلکہ ان تمام چیزوں کی جو بنیاد ہے وہ آپ کا رسول اللہ ہونا ہے اور رسول اللہ کون مان رہا ہے؟ جو آپ کی اطاعت بھی کر رہا ہے اور اتباع بھی کر رہا ہے۔ اتباع آپ کے عمل کو ماننے کا نام ہے اور اطاعت آپ کے فرمان کو ماننے کا نام ہے۔ تو یہ تکریم اور توقیر کا جو معاملہ ہے اس کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ یہ رسول اللہ ہونے کے ساتھ مربوط ہے اور رسول اللہ اطاعت کے ساتھ مربوط ہے، عقیدۃً وعملاً۔

بندے کا ہر عمل اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی اطاعت کے دائرے میں ہو اور آپ کی اطاعت سے ماخوذ ہو۔ ایسا بندہ اگر ایک بھی قصیدہ نہ کہے اور اس کے پاس اساس موجود ہو، اس کی اساس قابل قبول ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے انبیاء کس لیے بھیجے؟ ﴿إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ ''تاکہ ان کی اطاعت کی جائے، فرمانبرداری کی جائے۔'' (1) تو محمد رسول اللہ ﷺ کا اوّل و آخر جو مقام ہے وہ ہمارے لیے اطاعت کے تعلق سے ہے۔ اسی سے آپ کی شان کا آغاز ہو، اسی پر

---

(1) النسآء: 64/4.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اختتام ہو اور باقی جو کچھ ہے وہ اس لیے ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ افسوس یہ کہ ہمارے ہاں یہ تقاضے پورے نہیں کیے جا رہے بلکہ ان کا فہم ہی نہیں۔ ان کی سمجھ ہی نہیں۔ ایک تو مقام رسالت، رسالت کے مقاصد، رسول اللہ ہونے کا معنی، اسے فراموش کر دیا گیا ہے۔ خالی تکریم اور توقیر لے لی گئی۔ حالانکہ تکریم اور توقیر کا محور اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی غلامی ہے، اطاعت ہے۔

اطاعت کے بغیر محبت

آپ ﷺ کی محبت فرض ہے یا نہیں؟ لیکن محبت، اطاعت کے بغیر مکمل ہو سکتی ہے؟

((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.))

"اس وقت تک تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک مجھ سے محبت نہ کرلو، کیسی محبت؟ ایسی محبت کہ تمھارے والدین کی محبت سے بڑھ کر ہو۔ اولاد کی محبت سے بڑھ کر ہو۔" ❶

بلکہ ((وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)) پوری انسانیت، سارے لوگوں کی محبت سے بڑھ کر ہو۔ اس میں قوم، برادری، آباء و اجداد، پیر و مرشد، امام، ہر شخص کا ذکر ہے اور یہ محبت اطاعت کے ساتھ ہے۔ ایک بندہ آپ کی اطاعت نہیں کرتا، محبت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ دعویٰ قابل قبول نہیں ہے۔ وہ عمل قابل قبول نہیں جب

❶ صحیح البخاری: 13، 15.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک یہ محبت اطاعت کے ساتھ مربوط نہ ہو۔ بھئی! یہ ایمان کی کسوٹی کیا ہے؟ آپ کی محبت نہیں بلکہ ایسی محبت جو پوری کائنات کی محبت پر غالب ہو۔ یہ فرق ہے۔

حقیقی محبت جانچنے کی کسوٹی

یہ کیسے معلوم ہوگا کہ میں جو آپ سے محبت کر رہا ہوں یہ پوری کائنات کی محبت پر غالب ہے یا نہیں؟ یہ کیسے پہچان ہو؟ بہت آسان ہے کیونکہ محبت اطاعت سے عبارت ہے اور محبت کی تکمیل بلکہ حقیقی محبت اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی اطاعت ہے اور جہاں کہیں آپ کی اطاعت کا امتحان لیا جائے، وہ کیسے؟ ایک طرف اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی حدیث آجائے، دوسری طرف کسی کا قول ہو، برادری کی باتیں ہوں، آباء و اجداد کی باتیں ہوں، کسی پیر و مرشد کی باتیں ہوں، کسی امام کا قول اور فتویٰ ہو، آپ کا امتحان شروع، آج فیصلہ ہوگا کہ آپ کو زیادہ محبت کس سے ہے۔ جس کے قول کو مانوں گے اس سے آپ کو زیادہ محبت ہو گی۔ اور جس کے قول کو چھوڑ دو گے اس سے کوئی محبت نہیں، دعوے چاہے لاکھوں ہوں۔ ایک شخص اگر یہ بات کہے کہ اللہ کے نبی کی حدیث ہمارے امام کے قول کے خلاف آجائے، پہلے کوشش کریں گے کہ کوئی تطبیق بن جائے، کوئی جمع کی صورت آجائے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو آخری فیصلہ یہ ہے کہ ہمارے امام کے قول نے اللہ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ محبت ہے؟ یہ ایمان ہے؟ یہ تعظیم اور توقیر ہے؟ بھئی تعظیم اور توقیر اور محبت اس اطاعت کے بغیر ناقابل قبول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعتی شخص کی پہچان

امام اوزاعی رحمہ اللہ نے ایک طبقے کے ایک کردار کی نشاندہی کی۔ فرماتے ہیں:

((لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِخِلَافِ بِدْعَتِهِ إِلَّا أَبْغَضَ الْحَدِيثَ.))

''ایک بدعتی انسان کی علامت یہ ہے، اسے کوئی حدیث سناؤ، اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کا فرمان سناؤ اور وہ فرمان، وہ حدیث اس کے ذاتی عمل کے خلاف ہو۔'' [1]

اس کی برادری میں، خاندان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے خلاف ہو، چاہیے تو یہ کہ حق آ گیا، سب کچھ چھوڑ دے، ٹھکرا دے، حدیث کو سینے سے لگائے تو یہ سچا ثبوت ہے سب سے بڑھ کر اللہ کے پیغمبر ﷺ کی محبت کا۔ ایک بدعتی انسان کی علامت اور اس کی پہچان سن لو! وہ اپنی برادری کی بات نہیں چھوڑے گا۔ خاندان کی بات نہیں چھوڑے گا۔ باپ دادا کی بات نہیں چھوڑے گا۔ مسلک کی بات نہیں چھوڑے گا بلکہ اپنے سینے کو اللہ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث کے بغض سے بھر لے گا۔ حدیث کا بغض اس کے اندر پیدا ہوگا۔ حدیث کی دشمنی، عداوت اس کے دل میں پیدا ہو گی۔ اب یہ شخص اگر اللہ کے پیغمبر کی تعظیم کا دعویٰ کرے، یا تعظیم کی دعوت دے وہ قابل قبول ہے؟ تم نے تو اساس کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا۔ تعظیم کی بنیاد، توقیر کی بنیاد، اکرام کی بنیاد، اللہ کے پیغمبر کی تقویت کی بنیاد، نصرت کی

[1] اعتقاد اهل السنة: 430/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنیاد، اللہ کے پیغمبر کی اتباع ہے۔

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ﴾ ❶

یہ ایمان، آپ کی تعظیم، آپ کی نصرت یہ کیسے حاصل ہوگی؟ ﴿وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ﴾ جو نور اللہ کے پیغمبر پر اترا یعنی وحی، یہ دو چیزیں ہیں:

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾

قرآن وحدیث، جو اس کی اتباع کرے گا وہ اللہ کے پیغمبر پر ایمان رکھتا ہے، وہ اللہ کے پیغمبر کی تعظیم کرتا ہے، اللہ کے پیغمبر کی توقیر کرتا ہے اور وہ شخص اللہ کے پیغمبر کی نصرت کا حق ادا کرتا ہے۔ یہ ساری باتیں اتباع کے ساتھ مربوط ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جو تعظیم اور توقیر کے تقاضے تھے انھیں نہیں پہچانا گیا اور اگر تعظیم اور توقیر اسی بنا پر کی گئی تو وہ ناقابل قبول ہے۔

غلو سے پاک تعظیم وتوقیر

اب ایک شخص تعظیم کرے اور تعظیم اس غلو کا شکار ہو جائے کہ دین کے حقائق کو مسخ کر دے، یہ تعظیم کوئی قابل قبول تھوڑی ہے۔ یہ تعظیم مردود ہے۔ اللہ کے ہاں اس تعظیم کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ بالکل لاحاصل ہے۔ جس سے اللہ کے پیغمبر نے روکا بھی ہے۔

((اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ

---

❶ الأعراف: 157/7.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ.))

''غلو سے بچو، تم سے پہلی قوموں کو غلو نے تباہ و برباد کر دیا۔'' ❶

اب ایک شخص اللہ کے پیغمبر کی تعظیم اور توقیر کے ضمن میں یوں کہہ دے:

حیران ہوں مصطفیٰ کو کیا لکھوں
خدا لکھوں یا خدا کا خدا لکھوں

جس نے بھی یہ کہا اس پر کروڑہا لعنتیں ہوں۔ یہ تعظیم قبول کرو گے؟ نہیں، کیوں؟ اساس کو نہیں سمجھا گیا۔ اساس محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جس کا تقاضا آپ کی اطاعت، آپ کی فرمانبرداری، آپ کے فرامین سے اور آپ کے افعال سے منسلک ہو جانا ہے۔

کوئی یہ کہتا ہے کہ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

کل جو عرش پر اللہ بن کر رہا تھا جب اللہ کے پیغمبر کی بعثت کی باری آئی وہی اللہ مصطفیٰ بن کر مدینے میں آ گیا۔ عرش خالی ہے، وہی اللہ مدینے آ گیا۔ یہ تکریم قابل قبول ہے؟ نہیں۔ کیونکہ اساس نہیں لی گئی۔ تو کسی نے کہا:

اٹھا کر میم کا گھونگھٹ جو جھانکا تیری کملی میں
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے

اس خبیث کی سوچ یہ تھی کہ احد اور احمد میں کیا فرق ہے؟ اللہ احد ہے

❶ سنن النسائی: 3057.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رسول احمد ہے۔ احد کے تین حروف ہیں احمد کے چار حروف ہیں۔ احمد کا ایک حرف زیادہ کیوں ہے؟ تو رمز اس کو یہ سمجھ آئی کہ چونکہ احد اللہ ہے جس کے تین حروف ہیں تو یہ احد چھوٹا ہے احمد بڑا ہے، لہٰذا جو احد ہے وہ احمد میں روپوش ہے۔ ان کے ہاں یہ تکریم ہے، یہ تعظیم ہے۔ تو اساس محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اہل الحدیث کے اسٹیج سے یہ اساس آپ کے سامنے رکھی جائے گی کہ ساری تعظیم اور ساری توقیر اس اساس کے ساتھ ہے۔

گستاخانہ رویوں پر ہمارا طرزِ عمل

آج اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخیاں ہو رہی ہیں۔ یورپ کا میڈیا اور دیگر ذرائع سے گاہے گاہے خبریں آتی ہیں اور ہماری قوم کا ردِ عمل کیا ہے؟ احتجاج، جلوس، توڑ پھوڑ، آگ لگانا، حالانکہ ان میں سے کوئی چیز اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی ہدایات سے ثابت نہیں۔ ہماری دعوت یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر صبر کریں، دعائیں اور اپنے دین پر مزید ثابت قدمی، پختگی اختیار کریں، اللہ ان سے نبٹے گا۔

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [1] آپ نے کیا کرنا ہے؟

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ [2]

”جو آپ کو حکم دیا گیا اس پر مضبوطی سے جمے رہیں۔“

وہ کام کرتے جائیں۔ مشن پر گامزن رہو، توحید کا بیان، توحید کو اپنانا، سنت کا بیان، سنت کو اپنانا، اس پر قائم رہو، گامزن رہو، اور یہ سارے گستاخ جو ہیں ان

[1] الحجر: 95/15. [2] الحجر: 94/15.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو۔ ہاں ایسا کوئی حاکم جس کے پاس یہ پاور ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائے، یہ حاکم کی ذمہ داری ہے۔ تو ایسے موقع پر جو امور یہ قوم ظاہر کرتی ہے وہ بھی خلاف شریعت ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ تو ہر چیز میں حق کی معرفت، کتاب وسنت کا نور ہمارے پاس موجود ہے، اسے اپنایا جائے اور اس دعوت کو پیش کیا جائے۔

حرمتِ رسول کا اصل تقاضا

اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی تعظیم اور توقیر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے مشن سے محبت کی جائے اور آپ کا مشن بلکہ ہر نبی کا مشن بیان توحید ہے۔ لوگوں سے اپنی اطاعت کروانا تھا، اپنی بات منوانا تھا تو آپ کی اطاعت کروائی گئی۔ آپ کی بات منوائی گئی۔ رسول متبوع ہوتا ہے تابع نہیں۔ انھیں متبوع قرار دیا جائے اور پورے دین میں ان کی اتباع کی جائے۔ یہ چیزیں اللہ کی رضا کا باعث ہیں۔ پختہ توحید اور یہ صحیح اور راسخ تعلق باللہ اور تعلق بالرسول، اللہ تعالیٰ یہ ادائیں دیکھ لے، یہ افعال واعمال دیکھ لے تو اس کی رضا حاصل ہوگی۔ اس کی رضا حاصل ہو جائے، دنیا کی بھی کامیابی اور آخرت بھی کامیاب۔ اس کو راضی کیے بغیر کامیابی مشکل ہے۔ ایک شخص اپنا گریبان کھول کر یہ نعرے لگائے کہ اللہ کے پیغمبر کی حرمت پر جان بھی قربان ہے۔ ٹھیک ہے جان قربان ہونی چاہیے، اسی سے کہا جائے کہ نبی علیہ السلام کی سنت ہے اس کو مان لو وہ نہیں مانے گا۔ تو اس تعظیم کا کیا کیا جائے؟ ایک طرف جان قربان کرنے کے دعوے اور ایک طرف اتباع کا یہ عالم ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نہیں مانوں گا، آپ کی بات نہیں مانوں گا۔ باقی آپ کی حرمت پر جان قربان کر دوں گا۔ یہ عجیب ہی تضاد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرتیں ان سارے امور کو سمیٹنے والی ہیں۔ ان کی تعظیم بھی لاجواب تھی کیونکہ اساس اطاعت تھی۔ جب ایک شخصیت کو مقتدا مان لیا جائے تو پھر تعظیم اور توقیر کا صحیح معنی میں حق ادا ہو گا۔

محبتِ رسول کے عظیم مظاہر

اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی تعظیم اور آپ کی ہیبت صحابہ کے دلوں میں کیا تھی؟ ایک ہی منظر آپ دیکھ لیجیے! عروہ بن مسعود الثقفی، صلح حدیبیہ کا جو ایک معاہدہ تھا اس سلسلے میں آیا، واپس گیا اور کہا کہ میری قوم والو! میں بہت سے بادشاہوں کا مہمان بنا ہوں، کسریٰ کا مہمان بنا، قیصر کا مہمان بنا، نجاشی کا مہمان بنا، لیکن ان سارے بادشاہوں کی وہ تعظیم نہیں ہوتی جو تعظیم محمد (ﷺ) کے صحابہ محمد (ﷺ) کی کرتے ہیں۔ یہ تعظیم ہے، یہ اکرام ہے۔ اس کے کچھ مظاہر: "مَا تَنَخَّمَ نُخَامَةً." میں نے خود دیکھا محمد (ﷺ) اگر تھوک بھی پھینکتے تو وہ زمین پر نہیں گرتا، وہ کسی صحابی کے ہاتھ پر گرتا۔ صحابی پاس موجود ہے وہ دیکھ لیتا ہے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیتا۔ اپنے ہاتھ پر تھوک لیتا، اپنے چہرے پر مل لیتا، جسم پر مل لیتا۔ یہ صحابہ کی ایک تعظیم اور توقیر کا انداز ہے۔ اور یہاں ایک بات اور کہی جا سکتی ہے کہ صحابہ کی یہ جماعت جو اللہ کے پیغمبر کی تھوک تک کو زمین پر نہیں گرنے دیتی، ضائع نہیں ہونے دیتی وہ جماعت اللہ کے پیارے پیغمبر کے فرامین کو ضائع کرے گی؟ حدیثوں کو ضائع کرے گی؟ عروہ کہتا ہے کہ اللہ کا نبی وضو کرتا تو صحابہ وضو کا پانی لینے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لپکتے، مسابقت کرتے، اللہ کے پیغمبر کوئی حکم جاری کرتے اس کو قبول کرنے کے لیے مستعد ہوتے اور تیار ہوتے۔ ❶

انھوں نے توقیر کی اساس کو سمجھا ہے۔

ادب کی ایک شاندار مثال

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

((اَنَّ أَبْوَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تُقْرَعُ بِالْأَظَافِيرِ.))

''ہم اللہ کے پیارے پیغمبر کے دروازے کو ناخنوں کے ساتھ دستک دیتے۔'' ❷

ہاتھ سے نہیں بلکہ ناخنوں کے ساتھ دستک دیتے۔ کیا غایت درجہ تعظیم ہے! کیونکہ اللہ کے پیارے پیغمبر کا چھوٹا سا کمرہ تھا۔ کوئی ہزار گز کا بنگلہ نہیں تھا۔ اگر آپ جاگ رہے ہیں تو ناخن کی دستک آپ سن لیتے اور اگر سو رہے ہیں تو یہ دستک آپ کے آرام میں مخل نہیں۔ کیا تعظیم کا عالم ہے! عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آج اگر کوئی مجھ سے کہے کہ محمد (ﷺ) کا حلیہ بیان کرو، میں بیان نہیں کر سکتا۔ حالانکہ کئی سال ساتھ گزارے ہیں۔ آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ کے پیارے پیغمبر کو نظر بھر کے دیکھنے کی مجھے کبھی جرأت ہی نہیں ہوئی، ہمت ہی نہیں ہوئی۔ یہ تعظیم ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: 2732.

❷ الأدب المفرد: 1080.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک انصاریہ عورت کی رسول اللہ ﷺ سے شاندار محبت

جنگ احد میں اللہ کے پیارے پیغمبر کی شہادت کی خبر پھیلا دی گئی۔ ایک انصاری عورت گھر سے نکلی اور حدیث کے الفاظ ہیں:

((فَاسْتُقْبِلَتْ بِأَخِيهَا وَزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَأَبِيهَا.))

اس عورت کا استقبال چار خبروں سے کیا گیا:

① بی بی! تیرا شوہر شہید ہو چکا۔

② تیرا بیٹا شہید ہو چکا۔

③ تیرا باپ شہید ہو چکا۔

④ تیرا بھائی شہید ہو چکا۔

اور اس نے چاروں کی میتیں دیکھیں۔ رکی نہیں، ٹھہری نہیں، مجھے تو ایک ہی تشویش ہے: ((مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟)) اللہ کے پیغمبر ﷺ کی خبر دو، ((أَمَامَكِ أَمَامَكِ)) آگے بڑھو، آگے بڑھی، اللہ کے پیغمبر نظر آئے۔ کہا: ((كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ.)) یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہر مصیبت آسان ہے، اس کو برداشت کرنا آسان ہے۔[1] یہ تعظیم ہے اللہ کے پیارے پیغمبر کی۔ اساس وہاں موجود تھی۔ وقت آنے پر جان بھی قربان کر دیں۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کو تسلی

مقداد بن اسود نے کیا کہا تھا؟ جناب عبداللہ کا بیان ہے: کاش! مقداد میری

[1] حلية الأولياء: 233/1، و السيرة الحلبية: 167/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری نیکیاں لے لے، اپنی ایک نیکی مجھے دے دے۔ وہ کیا نیکی تھی؟ جنگ بدر میں جب اللہ کے پیغمبر ﷺ پریشان تھے کہ پہلا معرکہ ہے پتہ نہیں کیا نتیجہ برآمد ہو۔ مقداد سامنے آگئے۔ کہتا ہے کہ یارسول اللہ! ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم نہیں ہیں کہ یہ کہہ دیں: تو جا، تیرا رب جائے اور جا کر قتال کرو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ علاقہ فتح ہو جائے ہمیں ایک میسج کر دینا ہم اس مملکت کو آباد کرنے کے لیے پہنچ جائیں گے۔ ہم اصحاب موسیٰ (علیہ السلام) نہیں، ہم آپ ﷺ کی قوم ہیں۔

((نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ.))

''ہم تو آپ کے آگے، آپ کے پیچھے، آپ کے دائیں، آپ کے بائیں لڑیں گے۔''❶

جہاں آپ کے پسینے کا قطرہ گرے گا وہاں اپنے خون کی ندی بہا دیں گے۔ یہ تعظیم اور توقیر ہے۔ جان بھی قربان ہے۔ اطاعت کے بے شمار واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تکریم اور تعظیم اسی اساس کے ساتھ اگر مربوط ہوگی تو صحیح فہم حاصل ہوگا اور اس کا ایک صحیح طریقہ سامنے آئے گا اور وہ قابل قبول بھی ہوگا۔ یہی کامیابی کی اساس ہے۔

غلبہ اور کامیابی کی اساس

آج دنیا میں غلبہ چاہیے، طاقت چاہیے، کامیابی چاہیے، خیر چاہیے۔ آؤ قرآن سن لو!

❶ صحيح البخاري: 3952.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِیْتًاۙ۝ وَّ اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًاۙ۝ وَّ لَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا۝﴾ ❶

ساری نعمتیں، دنیا و آخرت کی تمام خیرات یہاں جمع کی جائے، خیر کثیر تمھیں دیں گے، دشمن کے مقابلے میں غلبہ دیں گے۔ دشمن کتنا بڑا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو نہیں دیکھتا، اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

﴿وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ﴾ ❷

نبی علیہ السلام کی حدیث ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ اِذَا صَبَرُوْا وَصَدَقُوْا.)) ❸

"بارہ ہزار کی تعداد میری امت کی، دنیا کی کوئی طاقت انھیں مغلوب نہیں کر سکتی، کوئی طاقت ان پر غالب نہیں آسکتی۔ جب اساس موجود ہو۔ "اِذَا صَبَرُوْا وَصَدَقُوْا" صابر ہوں اور سچے ہوں۔"

تو اللہ فرما رہا ہے کہ تمھیں کیا چاہیے؟ آخرت کا اجر عظیم، وہ بھی دیں گے۔ بنیاد ایک ہے: ﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ﴾ صرف وہ کام کرو جو کام تمھیں میرا پیغمبر دے دے، ان کی اتباع کرو، ان کی پیروی کرو۔ یہ خالی پیروی نہیں پورا نظام اس پیروی کے ساتھ منسلک ہے۔ آپ کے جو بھی حقوق ہیں ان

❶ النسآء: 4/66۔ 68. ❷ المدثر: 74/31.
❸ سنن ابی داود: 2611، و معجم ابن عساکر: 2/239.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سارے حقوق کا جو مجمع ہے وہ آپ کی پیروی ہے، آپ کی اتباع ہے۔ محبت اطاعت کے ساتھ ہے۔ تعظیم اطاعت کے ساتھ ہے، اکرام اطاعت کے ساتھ ہے، توقیر اطاعت کے ساتھ ہے۔ آپ کے سارے معاملات، سارے تعلقات، اسی اطاعت کے ساتھ مربوط ہیں اور قوم اس کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ یہ بحمد اللہ ہماری دعوت ہے۔ آج کے اس پرفتن دور میں جبکہ گاہے گاہے آپ کی تعظیم کے منافی کچھ امور سامنے آتے ہیں، اپنے مشن پر اور مستحکم ہو جائیں، تعلق باللہ قائم کریں، اللہ کے ساتھ دوستی ہوگی، مشن کے ساتھ وفاداری ہوگی تو اس کی محبت اور رضا حاصل ہو گی اور یہ دونوں جہانوں کے غلبے کی بنیاد ہے۔ شریعت کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ نظام کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایات ہیں انھیں اپنایا جائے، یہ چیز کامیابی کی بنیاد بنے گی۔ اللہ رب العزت سارے امور میں اور خاص طور پر آج جو ہمارا موضوع گفتگو ہے اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت کا راستہ دکھا دے۔ استقامت کی راہ پر قائم رہنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنے پیارے حبیب کی سچی محبت سے بھر دے۔ سچی تعظیم اور توقیر سے بھر دے، جس میں کوئی غلو نہ ہو، انحراف نہ ہو بلکہ اس کی اساس وحی الٰہی اور کتاب و سنت کی پیروی اور کتاب و سنت کی اطاعت ہو۔

((وَاَقُولُ قَوْلِی هٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِی وَلَكُمْ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.))

(درس قرآن، بمقام جامع مسجد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کراچی۔ بتاریخ: 14 مئی 2017ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میلاد النبی ﷺ اور دیگر رسوم و رواج

تعلیماتِ نبویہ کی روشنی میں...... ایک تحقیقی کاوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ❶

اللہ رب العزت نے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا تا کہ ہمیں اللہ رب العزت کا پیغام سنائیں اور ہماری رہنمائی کریں۔ اور ہمیں اس راستے پر چلانے کی کوشش کریں جو جنت کی طرف جاتا ہے۔ ہمیں جہنم سے بچائیں۔

بعثتِ انبیاء کا مقصد اطاعت انبیاء ہے

یہ سب باتیں کب حاصل ہوں گی؟ جب ہم اپنے نبی کی اتباع کریں گے۔ اللہ رب العزت کسی قوم کی طرف کسی نبی کو مبعوث کیوں کرتا ہے؟ تا کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ﴾ ❷

''ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے ان کی بعثت میں ایک ہی مقصد کارفرما ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے۔''

اور یہ اطاعت بھی باذن اللہ، اللہ کے اذن اور اللہ کے امر سے ہے۔ یہ کوئی اختیاری یا ذوقی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کا امر اور اس کا اذن ہے۔

رسولوں کو کیوں بھیجا گیا؟ تا کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ اس لیے نہیں کہ ان کی اطاعت نہ کی جائے۔ اس لیے بھیجا گیا کہ ان کے فرمان کو، ان کے عمل کو

❶ آل عمران: 31/3. ❷ النساء: 64/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری دنیا پر مقدم قرار دیا جائے۔ اس لیے نہیں کہ کسی اور کی بات یا کسی اور کے فعل کو نبی پر مقدم قرار دیا جائے۔ اس لیے بھیجا گیا کہ پورے شرحِ صدر اور بصیرت کے ساتھ نبی کی اتباع کی جائے۔ اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ ان کے قول وعمل کو خود ساختہ تاویلوں اور خود ساختہ قواعد سے ٹالنے کی کوشش کی جائے۔

اتباع کی حقیقت

آج یہ بتانا ہے کہ نبی ﷺ کی اتباع کی حقیقت کیا ہے؟ یہ بات معلوم ہے کہ ہماری ہدایت نبی کی اتباع پر قائم ہے۔

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا﴾ (النور: 54/24)

”اگر تم میرے پیغمبر کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔“

یہ بات معلوم ہے کہ اللہ رب العزت کی رضا اور اس کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے صرف نبی کی اتباع ضروری ہے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران: 31/3)

”کہہ دیجیے! اگر تم اللہ رب العزت کی محبت کے طلب گار ہو تو میری اتباع کرو۔ تم سے اللہ تعالیٰ محبت کرنے لگے گا اور تمھارے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا۔“

عمل کے درست ہونے کی چھ شرائط

اس اتباع کی حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جو عمل آپ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرر ہے ہیں وہ عمل نبی علیہ السلام سے ثابت ہو۔ دین کا کوئی بھی کام اس وقت تک نہیں کرنا جب تک اس کام کا ثبوت نبی علیہ السلام سے نہ ملے۔ اور اس کے متعلق بہت سی چیزیں ہیں۔ صرف عمل کافی نہیں ہے بلکہ اس عمل کا اگر کوئی سبب ہے تو وہ سبب بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ اس عمل کی کوئی جنس ہے تو وہ جنس بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ اس عمل کی کوئی کیفیت ہے تو وہ کیفیت بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ اس عمل کی کوئی مقدار ہے تو وہ مقدار بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ وہ عمل اگر کسی زمانے کے ساتھ مقرون اور مشروط ہے تو اس زمانے کا بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ اس عمل کا تعلق اگر کسی جگہ سے ہے، کسی مکان سے ہے تو اس جگہ کا بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ یہ چھ چیزیں ہیں:

① عمل کا سبب ② عمل کی جنس

③ عمل کی کیفیت ④ عمل کی مقدار

⑤ عمل کا زمانہ ⑥ عمل کی جگہ

ان تمام چیزوں کا ثابت ہونا ضروری ہے تب وہ عمل نبی علیہ السلام کی اتباع کے دائرے میں ہوگا۔ اور اگر کوئی چیز ختم ہو جائے، اس کی نفی ہو جائے تو وہ عمل قطعاً مسنون نہیں ہوسکتا۔

عمل کا سبب

پہلی چیز عمل کا سبب ہے۔ جو عمل آپ کرر ہے ہیں اگر وہ عمل کسی سبب کے ساتھ جڑا ہوا ہے تو لازم ہے کہ وہ سبب نبی علیہ السلام سے ثابت ہو، جیسے سورج غروب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے تو ہم ایک نماز پڑھتے ہیں مغرب کی۔ مغرب کی نماز کا سبب غروب آفتاب ہے۔ یہ تین فرض ہم کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ عمل مقرون ہے غروب آفتاب کے ساتھ۔ سوال یہ ہے کہ غروب آفتاب کے ساتھ نماز کی ادائیگی نبی علیہ السلام سے ثابت ہے؟ جی ہاں۔ طلوع فجر جب ہوتی ہے تو ایک نماز ہم پر فرض ہوتی ہے اور وہ فجر کی نماز ہے۔ اب فجر کی نماز ایک عمل ہے جو کہ مقرون ہے ایک سبب کے ساتھ اور وہ سبب ہے طلوع فجر۔ اور یہ پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہے۔ لہٰذا صرف عمل کو نہ دیکھا جائے، اس عمل کا اگر کوئی سبب ہے تو اس کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔ ستائیس رجب کو لوگ شب معراج کے نام سے رات کو قیام کرتے ہیں۔ بظاہر وہ تہجد کی نماز ہے۔ تہجد کی نماز میں کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن اسے ایک سبب سے جوڑا جاتا ہے، ایک سبب سے مقرون کیا جاتا ہے اور وہ سبب یہ ہے کہ آج کی رات معراج کی رات ہے۔ تہجد کا عمل درست ہے لیکن جس سبب کے ساتھ اس کو جوڑا گیا اور مقرون کیا گیا وہ سبب نبی علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے اور ضروری ہے کہ جس سبب پر آپ کسی عمل کو قائم کریں گے تو اس عمل کے ساتھ ساتھ اس عمل کا سبب بھی پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہو۔

عمل کی جنس

اسی طرح جنس عمل ہے۔ اگر کسی عمل کی کوئی جنس ہے اور وہ عمل اس جنس کے ساتھ پورا ہوتا ہے تو اس جنس کا بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ آپ قربانی کرتے ہیں اونٹ کی، گائے کی، بکرے کی، دنبے کی، یہ ساری اجناس ثابت ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا قربانی درست ہے اور جنس بھی ثابت اور درست ہے۔ اگر آپ یہ حجت پیش کریں کہ ہرن کا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور یہ ناپید ہے اور بہت مہنگا ملتا ہے تو میں کثرتِ ثواب کے لیے ہرن کی قربانی دیتا ہوں۔ وہ جانور ہے لیکن یہ جنس اللہ کے پیغمبر سے ثابت نہیں ہے۔ قربانی آپ کرلیں گے، ذبح کردیں گے لیکن یہ جنس نبی علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ عمل کی جنس بھی پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہو۔ صدقۃ الفطر کی کچھ اجناس ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ میں زیادہ اجر کے لیے کسی مہنگی جنس کا تعین کرتا ہوں، جیسے بادام ہیں، پستے ہیں، چلغوزے ہیں۔ آج کل بڑے قیمتی ہیں تو میں ان اجناس کا صدقہ دیتا ہوں۔ رقم بہت خرچ ہوئی لیکن ثواب نہیں ملے گا۔ کیونکہ آپ نے عمل کو جس جنس پر قائم کیا ہے وہ پیغمبر علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ عمل کے تعلق سے اگر کوئی جنس ہے تو اس جنس کا پیغمبر علیہ السلام سے ثبوت ہو۔

عمل کی کیفیت

اسی طرح عمل کی کیفیت ہے۔ اس عمل کی اگر کوئی کیفیت ہے تو اس کیفیت کا بھی پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہونا ضروری ہے۔ جیسے نماز ہے۔ اس کی ایک کیفیت ہے۔ قیام سے شروع ہوتی ہے، پھر رکوع ہیں، سجود ہیں، تشہد ہے۔ اگر آپ اس کیفیت کو معکوس کردیں۔ تشہد سے شروع کریں پھر سجود اور رکوع اور قیام ہو، یہ ترتیب معکوس ہے۔ اور یہ کیفیت پیغمبر علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے۔ صفتِ عمل میں، کیفیتِ عمل میں اگر کوئی چیز بھی نبی علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے وہ عمل اللہ کے ہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابل قبول نہیں ہے۔ جیسے مسیئ الصلاۃ کی حدیث ہے۔ اس نے پیغمبر علیہ السلام کے سامنے نماز پڑھی۔ فرمایا:

((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ.))

''پھر پڑھو! یہ نماز نہیں ہوئی۔'' ❶

اس کی نماز درست تھی، اس کی ترتیب بھی درست تھی۔ قیام بھی کیا، رکوع بھی، سجود بھی، تشہد بھی۔ تحریم سے تسلیم تک سب کام کیے۔ ایک کام کی کمی رہ گئی تھی اور وہ اعتدال اور اطمینان تھا۔ اطمینان نہیں تھا، اعتدال نہیں تھا۔ رکوع سے اٹھتا اور پورے اطمینان سے قبل سجدے میں گر جاتا۔ سجدے سے اٹھتا تو پورے اطمینان سے قبل دوسرے سجدے میں گر جاتا۔ اس اعتدال کی کمی تھی۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: یہ نماز نہیں ہوئی دوبارہ پڑھو! تو یہ کیفیت کا ایک فرق تھا۔ ثابت یہ ہوا کہ یہ کیفیت بھی ضروری ہے کہ پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہو۔ اگر آپ پورا عمل کر جائیں اور کیفیتِ عمل میں کہیں فرق آجائے تو پھر وہ عمل اللہ کے ہاں قابلِ قبول نہیں۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے ہر عمل کی کیفیت کے تعلق سے اتباع کا حکم دیا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.)) ❷

''نماز پڑھو بالکل ویسی جیسی میں پڑھتا ہوں۔''

((خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هَذَا.))

---

❶ صحيح البخاري: 757. ❷ صحيح البخاري: 631.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"شاید یہ میرا آخری حج ہو اور اس کے بعد مجھے تمھارے ساتھ حج کا موقع نہ ملے، لہٰذا اچھی طرح میرا طریقۂ حج دیکھ لو۔"[1]

اس کی اتباع کرو، اسی کی تشہیر کرو، تاکہ میرے طریقۂ حج کو لوگ سنیں، سمجھیں اور اس کے مطابق حج کریں، کیونکہ ضروری ہے ہر عمل کی کیفیت پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہو۔

عمل کی مقدار

اسی طرح مقدارِ عمل ہے۔ اگر کسی عمل کی مقدار کا آپ تعین کرتے ہیں تو اس کی دلیل پیش کرنی پڑے گی۔ آپ ظہر کی چار رکعات کیوں پڑھتے ہیں؟ عصر کی چار رکعات کیوں پڑھتے ہیں؟ مغرب کی تین رکعات کیوں ہیں اور فجر کی دو رکعتیں کیوں ہیں؟ یہ عمل کی مقدار ہے۔ اس کو ثابت کرنا پڑے گا۔ اور اگر آپ کسی عمل کی کوئی مقدار طے کرلیں، اس پر عمل شروع کردیں، سوائے ایسے عمل کے جس کی مقدار کے تعین کا شریعت نے اختیار دیا ہے جیسے اذکار ہیں۔ اذکار کا تعین آپ اپنے اوقات کو دیکھ کر کرسکتے ہیں۔ آپ دن میں ایک پارہ پڑھیں، دو پارے پڑھیں یا کوئی ذکر آپ سو دفعہ کریں، پانچ سو دفعہ کریں، اپنے اوقات کے مطابق اس کا تعین آپ کرسکتے ہیں، البتہ وہ اذکار جن کا تعین پیغمبر علیہ السلام سے تعداد کے ساتھ ثابت ہے، جیسے نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار اللہ اکبر اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

---

[1] صحيح مسلم: 1297، وسنن النسائي:3062.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٍ.)) ❶

یہ مقدار نبی علیہ السلام سے ثابت ہے۔ تو کوئی بھی عمل ہو، اس کی مقدار کا تعین پیارے پیغمبر فرمائیں گے۔ اسی لیے ہم دعوت دیتے ہیں کہ رمضان کی تراویح آٹھ ہی سنت ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ پیغمبر علیہ السلام رمضان میں کتنی رکعات پڑھتے تھے؟ آپ نے مسئلے کو دوٹوک انداز سے بیان کیا اور کہا کہ رمضان ہو یا غیر رمضان ہو، پیارے پیغمبر نے رات بھر گیارہ رکعات سے زیادہ کبھی نہیں پڑھی تھیں۔ ❷ یہ تعداد کا تعین ہے۔ اس تعداد پر اضافہ کریں گے وہ اضافہ ثابت نہیں ہے۔ آپ کہیں گے: یہ تو طعن ہے امیر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر جن کے دور میں بیس رکعات پڑھی گئیں۔ جواب یہ ہے کہ بیس رکعات کی جتنی بھی اسناد ہیں وہ سب کی سب ضعیف ہیں اور صحیح بخاری کی اس حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس لیے وہ نا قابلِ التفات ہیں۔ لہٰذا کسی بھی عمل کی مقدار ہے تو اس مقدار کو بھی نبی علیہ السلام سے ثابت کرنا پڑے گا۔ تب وہ عمل اتباع کے دائرے میں آئے گا۔ اگر عمل ہو، خواہ کتنا ہی معتبر ہو مگر اس کی تعداد آپ کی طرف سے ہو اور مشروع تعداد کے خلاف ہو تو پھر وہ عمل مردود ہے اور نا قابلِ قبول ہے۔ عمل کی مقدار بھی نبی علیہ السلام سے ثابت ہو گی تب وہ قابلِ قبول ہو گا۔

عمل کا زمانہ

اسی طرح اگر کوئی عمل کا زمانہ ہے۔ کوئی عمل آپ کسی زمانے کے ساتھ مربوط

❶ صحيح مسلم: 597. ❷ صحيح البخاري: 1147.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس زمانے کو بھی نبی علیہ السلام سے ثابت کیا جائے کہ جب بھی وہ وقت آیا، وہ زمانہ آیا تو پیغمبر علیہ السلام نے وہ عمل کیا۔ جیسے ہر سال رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ یہ پورا ایک مہینہ ایک زمانہ ہے جس میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ روزہ ایک عمل ہے اور یہ ایک زمانے سے مربوط ہے۔ شوال میں نہیں ہوتے۔ ذوالحج میں نہیں ہوتے۔ صرف رمضان میں ہوتے ہیں۔ یعنی جو عمل آپ ایک زمانے سے مربوط کر کے کرتے ہیں وہ زمانہ پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہے۔ اس زمانے کو اگر آپ تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے، رمضان کے روزے آپ شوال میں رکھیں، رجب میں رکھیں تو وہ قابلِ قبول نہیں ہوں گے کیونکہ عمل کا زمانہ پیارے پیغمبر نے متعین کر دیا اور وہ ماہِ رمضان ہے جس کو ماہِ صیام قرار دیا گیا ہے۔ حج کا ایک زمانہ ہے۔ اس زمانے میں حج کرنا پڑے گا جو کہ آٹھ یا نو ذوالحجہ سے شروع ہوتا ہے اور بارہ یا تیرہ ذوالحج تک وہ عمل قائم رہتا ہے جیسا کہ احادیث ہیں۔ اگر آپ یہ عمل اس زمانے کے علاوہ کریں گے کہ میں شوال میں فارغ ہوتا ہوں حج کرلوں۔ رش سے بچ جاؤں گا، وہ عمل قابلِ قبول نہیں ہے۔ کیونکہ اس عمل کی تحدید ایک زمانے کے ساتھ ہے اور اس کو ایک زمانے سے جوڑا گیا ہے، مربوط کیا گیا ہے، یہ عمل اس زمانے میں معتبر ہوگا۔ اور آپ کسی بھی عمل کو اگر کسی زمانے سے مخصوص کرتے ہیں تو اس زمانے کو پیغمبر علیہ السلام سے ثابت کرنا پڑے گا ورنہ وہ عمل ناقابلِ قبول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت

یہیں سے ہمارا سوال ہے کہ بارہ ربیع الاول، اس میں ایک عمل ہر سال کیا جاتا ہے، بڑھ چڑھ کر کیا جاتا ہے۔ اور ایک خاص عبادت کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کو جلوسوں اور ریلیوں کا نام دیا جاتا ہے اور اس کو اظہار خوشی کی اساس قرار دیا جاتا ہے اور پیغمبر علیہ السلام کی محبت کا مظہر قرار دیا جاتا ہے۔ تو کسی بھی عمل کا کسی زمانے سے مربوط ہونا اتباع کے تحت ہے اور شرعی دلیل کا متقاضی ہے۔ تو اس عمل کو ایک زمانے سے مربوط کیا گیا، پہلے اس عمل کو ثابت کرنا پڑے گا، پھر اس کے زمانے کو ثابت کرنا پڑے گا۔ اور یہ دونوں چیزیں کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہیں۔ نہ یہ عمل اور نہ اس عمل کا زمانہ۔

نبی ﷺ نے عید میلاد نہیں منائی

پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ جن کی پیدائش کی خوشی میں سارے اہتمام کیے جاتے ہیں، منصبِ رسالت سنبھالنے کے بعد تیئس دفعہ یہ دن آپ کی زندگی میں آیا، آپ نے کبھی اس کا اہتمام کیا ہو؟ آپ کی وفات کے بعد خلافۃ علی منہاج النبوۃ تیس سال تک قائم رہی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یکے بعد دیگرے خلیفہ منتخب ہوئے اور یہ خلافۃ علی منہاج النبوۃ کا تیس سالہ دور ہے، خلافت راشدہ کا جس کی تحدید پیغمبر علیہ السلام نے خود فرمائی ہے۔ اس زریں دور میں بھی تیس دفعہ یہ دن آیا اور کبھی یہ اہتمام نہیں کیے گئے۔ صحابہ کا دور تقریبا 80 ہجری تک قائم رہا اور ان ای

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سالوں میں کبھی یہ اہتمام نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد تابعین کا دور آیا جو ائمہ ملت اور محدثین کا دور ہے، فقہاء کا دور ہے۔ ان ادوار میں بھی کبھی اس عمل کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ تو یہ عمل اور اس عمل کا زمانہ ان دونوں چیزوں کو محکم دلائل سے ثابت کرنا پڑے گا۔ اور دلیل کوئی نہیں ہے۔

خیر القرون میں بھی عید میلاد کا وجود نہ تھا

رسول اللہ ﷺ نے جس دور کو خیر القرون کہا، فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.))

"سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، اس کے بعد اگلا زمانہ، پھر اگلا زمانہ اور آپ نے تین ادوار کے بعد فرمایا: پھر فتنے ہوں گے۔"[1]

تو جو دور خیر القرون ہے اور بہترین دور ہے ان ادوار میں اس عمل کو ثابت کرنا پڑے گا۔ اور خیر القرون میں ائمہ ملت میں سے بھی کچھ کا دور آجاتا ہے جیسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ۔ جن کی تقلید اس ملک میں عام ہے، انھی سے کم از کم ثابت کر دیا جائے اس عمل کا اہتمام۔ لیکن کوئی اس کو ثابت نہیں کر سکتا۔

بدعت اپنے رنگ بدلتی ہے

یہ کئی صدیوں کے بعد مصر میں ایک فاطمی خاندان جس کی اساس غلط نسب پر اور ضلالت پر تھی انھوں نے ترویج دیا۔ اس کے بعد سے رائج رہا، آج تک چلا

---

[1] صحيح البخاري: 2652.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ رہا ہے مختلف رویوں کے ساتھ، رنگوں کے ساتھ اور مختلف کیفیتوں کے ساتھ اور ہر سال کیفیتیں تبدیل ہو رہی ہیں۔ اور یہ بھی اس عمل کے بدعت ہونے کی ایک دلیل ہے۔ سنت جب سے شروع ہوئی ہے آج تک ایک ہے اور قیامت تک ایک ہی رہے گی۔ مشرق میں بھی وہی، مغرب میں بھی وہی، شمال میں وہی، جنوب میں وہی، عرب میں وہی، عجم میں وہی۔ بدعت ایک ایسی چیز ہے جو ہر سال رنگ بدلتی ہے اور ہر مقام پر رنگ بدلتی ہے۔ اس بارہ ربیع الاول کو منانے کے اہتمامات مصر میں کچھ اور ہیں، ایران میں کچھ اور ہیں، ہندوستان، پاکستان میں کچھ اور ہیں۔ یہ بھی ایک دلیل ہے کہ یہ سنت نہیں بلکہ بدعت ہے۔ سنت کا ایک ہی رنگ ہے، اس میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ ہاں بدعت اپنے رنگ تبدیل کرتی رہتی ہے۔ تو پھر یہ عمل اور اس عمل کا زمانہ دونوں چیزوں کو ثابت کرنا پڑے گا جو کہ قطعاً ثابت نہیں ہو سکتا۔

اُمت کی اکثریت گمراہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث سے تہتر فرقوں کی نشاندہی کی۔ میری اُمت میں تہتر فرقے ہوں گے۔

((كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَة.))

''سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔''

صحابہ نے پوچھا: وہ ایک کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((هُمْ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ ایک گروہ وہ ہے جو اس چیز پر قائم ہو جس پر آج میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔“ ❶

آپ نے یہ حدیث بالکل دوٹوک الفاظ میں ارشاد فرمائی۔ یہ جوامع الکلم میں سے ہے۔ اور یہ حدیث قاطع النزاع ہے، یعنی جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں جو ملت اور جماعت اس پر قائم رہے گی وہ جنتی ہے، فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ ہے۔ اور جو اس راستے سے ہٹ گیا وہ جہنمی گروہ ہے۔ تو پھر یہ عمل پیغمبر علیہ السلام اور صحابہ کرام سے کم از کم ثابت کیا جائے۔ صحابہ کے دور میں ہوا ہو۔ حالانکہ صحابہ سے بڑھ کر پیغمبر علیہ السلام سے محبت کرنے والا اور پیار کرنے والا کون ہے؟ وہ حقیقتاً اللہ کے نبی سے محبت کرتے تھے۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا مضبوط ایمان

جنگ بدر کے موقع پر مقداد بن اسود نے کہا تھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے بہت سی دعائیں کرلیں، اب پریشان نہ ہوں۔ یہاں تک آپ ﷺ نے فرمادیا تھا کہ یااللہ! اگر یہ جماعت آج میدانِ بدر میں ہلاک ہوگئی تو پھر قیامت تک تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں پیدا ہوگا۔ ❷ بڑی مشکل سے یہ اکٹھی ہوئی ہے۔ مقداد نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! ((لَسْنَا اَصْحَابُ مُوسیٰ.)) ”ہم کوئی قومِ موسیٰ نہیں ہیں۔ اللہ نے ان کو خبر دی تھی کہ فلاں علاقے میں داخل ہوجاؤ،

---

❶ سنن ابن ماجه: 3993، ومستدرك حاكم: 174/1.

❷ صحيح البخاري: 3953.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

داخل ہونا ہی فتح کی علامت ہے۔ مگر قومِ موسیٰ نے انکار کر دیا۔ اگر فتح اتنی آسان ہے تو موسیٰ! تم چلے جاؤ، تمھارا رب چلا جائے۔ ہمیں اطلاع کر دینا کہ علاقہ فتح ہو گیا ہے ہم بھی پہنچ جائیں گے۔ فرمایا کہ

((وَلٰكِنْ نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ وَاَمَامِكَ وَخَلْفِكَ.)) ❶

''ہم لڑیں گے آپ کے آگے، آپ کے پیچھے، آپ کے دائیں اور آپ کے بائیں۔ جہاں آپ کے پسینے کا قطرہ گرے گا وہاں اپنے گلے کٹوا دیں گے اور خون بہا دیں گے۔''

کتنا عظیم جملہ، اتنی محبت کا مظہر، محبت کا مظہر ہے یہ جملہ۔ صحابہ کرام کو نبی علیہ السلام سے محبت تھی۔ اپنا جان و مال آپ پر فدا کرنے کے لیے تیار تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب کچھ قربان کیا، لٹا دیا اپنے پیارے پیغمبر پر، آپ کی عزت پر اور آپ کے دین پر۔ اس طرح سارے صحابہ کے کچھ نہ کچھ واقعات ملتے ہیں جو پیارے پیغمبر کی محبت کا مظہر ہیں۔ اور اگر یہ بھی محبت کی اساس ہوتی تو صحابہ کرام یہ کام بڑھ چڑھ کر کرتے۔ اگر نبی کی محبت میں گلے کٹوا سکتے تھے تو یہ کام کون سا مشکل ہے! حلوے اور قورمے کھانا کون سا مشکل ہے! جلوس اور ریلیوں کا اہتمام کون سا مشکل ہے۔ چراغاں کرنا کون سا مشکل ہے۔ لیکن صحابہ سے ایسا کوئی اہتمام ثابت نہیں ہے۔ تو عمل، اس کی کیفیت، اس کا زمانہ، یہ تمام چیزیں ثابت

❶ صحيح البخاري: 3952.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی تو پیغمبر کی اتباع میں آئیں گی، اگر کوئی چیز نفی ہوگئی تو پیغمبر کی اتباع سے خارج ہے۔

عمل کی جگہ اور زمانہ

اسی طرح اگر وہ عمل کسی مکان یا جگہ سے منسلک ہے تو اس مکان اور جگہ کا ثابت ہونا بھی ضروری ہے۔ جس طرح طواف بیت اللہ کا ہے اور یہ وہیں کی عبادت ہے۔ اگر آپ طواف کہیں اور کریں گے تو وہ طواف کا محل نہیں ہے، طواف کی جگہ نہیں ہے۔ اس کو ثابت کرنا پڑے گا، طواف ثابت ہے لیکن طواف کا محل ثابت کرنا پڑے گا۔ جیسے بہت سے بدبخت لوگوں نے آج سیہون کے حج کی اختراع ڈالی ہوئی ہے کہ بیت اللہ کا حج امیروں کا حج ہے اور سیہون کا حج غریبوں کا حج ہے۔ طواف اور سعی جیسی مذموم حرکات وہاں پر کرتے ہیں۔ طواف ایک عبادت ہے، اس عبادت کا محل اللہ کا گھر ہے اور یہ ثابت ہے۔ کسی اور مقام پر یہ طواف کریں گے وہ ثابت نہیں ہے۔ ان کا ذہن ہے کہ ہم طواف ہی تو کر رہے ہیں کون سا گناہ کا کام کر رہے ہیں۔ نہیں۔ طواف عبادت ہے لیکن جو محل کا تعین کیا گیا وہ محل پیغمبر علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے۔ ''کوہِ مراد'' تربت میں ایک پہاڑ ہے، ذکری فرقہ وہاں حج کرتا ہے، طواف کرتا ہے۔ تو یہ نہ سمجھیں کہ طواف ایک عبادت ہے، عمل تو اچھا ہو رہا ہے۔ نہیں۔ یہ طواف کا محل نہیں ہے۔ یہ طواف کی جگہ نہیں ہے۔ جو نیکی کسی جگہ سے مربوط ہوگی ضروری ہے کہ وہ جگہ پیارے پیغمبر کی سنت سے اور پیارے پیغمبر کے فرمان سے ثابت کرو۔ خالی عمل نہیں دیکھا جائے گا، عمل کا محل اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام دیکھا جائے گا۔ عرفہ، نو ذوالحج، عرفہ کا وقوف، یہ عبادت مکان اور زمان دونوں کے ساتھ مربوط ہے۔ عرفہ کا وقوف 9 ذوالحجہ کو ہوگا، اگر آٹھ کو کریں گے قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ دس کو کریں گے قابلِ قبول نہیں ہوگا۔

اور نو ذوالحج ہو، یہ وقوف آپ منیٰ میں کرلیں قابل قبول نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق زمانے سے بھی ہے اور جگہ سے بھی۔ زمانہ کیا ہے؟ نو ذوالحج۔ دلیل کیا ہے؟ پیغمبر علیہ السلام کا عمل۔ جگہ کیا ہے؟ عرفہ کا میدان۔ دلیل کیا ہے؟ پیغمبر علیہ السلام کا عمل۔ تو آپ اسی طرح کوئی بھی عمل کسی زمانے سے جوڑیں گے، کسی مقام سے جوڑیں گے تو اس جگہ کو اور اس زمانے کو ثابت کرنا پڑے گا۔ خالی عمل کافی نہیں ہے۔ بلکہ ثابت کرنا پڑے گا کہ یہ جگہ اور یہ زمانہ پیارے پیغمبر سے ثابت ہے۔

ربیع الاوّل یا ربیع النور؟

اتباع کی یہ چھ حقیقتیں ہیں۔ اس کے بغیر حقیقت اتباع ثابت نہیں ہوسکتی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان چھ حقائق میں سے کوئی حقیقت یہاں منطبق کر کے دکھادیں۔ پہلے کوئی شخص یہی بتادے ربیع الاول جو نام اس وقت سے چلا آرہا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین پیدا کیے تھے اور آج تک چلا آرہا ہے۔ اس مہینے کے نام کو تبدیل کرنے کی کیا دلیل ہے؟ ربیع النور۔ پیارے پیغمبر نے یہی نام برقرار رکھا۔ تو اس نام کو تبدیل کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اور کس دلیل کے تحت؟ پھر جو حرکات اور جو اعمال ان دنوں میں انجام دیے جاتے ہیں ان تمام کو ثابت کرنا پڑے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا سبب ثابت کرنا پڑے گا۔ پیدائش رسول سبب ہے۔ ولادتِ رسول سبب ہے۔ مگر اس ولادت کے سبب کو سامنے رکھتے ہوئے پیغمبر علیہ السلام نے اس قسم کے عمل کا اہتمام کیا ہو، یہ ثابت نہیں۔ جنس عمل ثابت کرنی پڑے گی۔ مقدارِ عمل ثابت کرنی پڑے گی۔ زمانۂ عمل ثابت کرنا پڑے گی۔ مکانِ عمل ثابت کرنا پڑے گا اور اس کے ساتھ ساتھ کیفیت عمل ثابت کرنا پڑے گی۔ ان میں سے کوئی چیز بھی یہاں منطبق نہیں ہو رہی۔ تو پھر یہ ایک ایسا عمل ہے جو قطعاً بدعت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی سنت، آپ کے منہج اور آپ کے دین سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

حکمت بھی شرعی ہو

اس موقع پر دو باتیں کی جاتی ہیں: ایک عمل کی حکمت دوسرا عمل کی مشقت۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں بھی پیارے پیغمبر کی سنت کے ساتھ مربوط ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سارا عمل ہم کس لیے کرتے ہیں؟ اپنے پیارے پیغمبر کی محبت میں۔ اپنے پیارے پیغمبر کے پیار کی وجہ سے یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ ہمیں آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی ہے۔ اس خوشی کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس خوشی میں یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ یہ محبت کا مظہر ہے اور آپ کے پیار کی دلیل ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ محبت اور پیار بھی ایک عبادت ہے اور یہ بھی دلیل سے ثابت ہوگی۔ کوئی عبادت بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور پھر کسی مسئلے کی علت اور کسی مسئلے کی وجہ اور سبب یہ بھی پیارے پیغمبر کی سنت کے ساتھ مربوط ہے بغیر سنت کے نہیں۔ اس طرح تو کوئی بھی انسان کسی بھی حکمت کی بنا پر کسی بھی عمل کی اختراع کر سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہر عمل کی اگر کوئی علت ہے تو وہ علت ثابت کرنی پڑے گی۔ ویسے ہمارا یہ عقیدہ ہے اہل الحدیث کا کہ کوئی عمل پیارے پیغمبر سے ثابت ہو تو آپ سے ثابت ہونا ہی اس عمل کی حکمت ہے۔ جو عمل آپ نے کیا ہے ہمارا آنکھیں بند کر کے یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ وہ عمل انتہائی حکیمانہ ہے کیونکہ پیارے پیغمبر نے کیا ہے۔ پیارے پیغمبر کا کرنا ہی اس عمل کی حکمت ہے۔ حکمت وہ نہیں ہے جو ہم خود بنائیں اور سوچیں اور پھر اس کے تحت کسی عمل کو ایجاد کر لیں اور اس کی اختراع کر لیں۔ بلکہ حکمت یہ ہے کہ ایک عمل اللہ کے پیغمبر نے کیا تو آپ کا کرنا ہی حکمت سے بھرا ہوا، حکمت سے لبریز ہے۔ جو کام آپ نے نہیں کیا اس میں کوئی حکمت نہیں ہے۔ اور جو کام آپ نے کیا وہ سراسر حکمت کی اساس پر ہے۔ ہماری عقل میں وہ آئے یا نہ آئے۔

عقل نہیں نقل حجت ہے

تو یہ قاعدہ باطل ہے کہ آپ کوئی اچھی حکمت خود ہی اختراع کر لیں اور اپنی اختراع کردہ حکمت پر کسی عمل کو ایجاد کر لیں۔ یہ قطعاً دین اور شریعت نہیں ہے۔ صحابہ کرام کی یہی فکر تھی۔ ام المومنین سے ایک سوال ہوا کہ: ((مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ.)) ایک حائضہ عورت جو اپنے مخصوص ایام سے گزرتی ہے روزہ نہیں رکھتی، نمازیں نہیں پڑھتی لیکن بعد میں روزوں کی قضا کرتی ہے جبکہ نماز کی قضا نہیں کرتی، اس میں کیا علت اور کیا حکمت ہے؟ روزے کی قضا کیوں ہے؟ اور نماز کی قضا کیوں نہیں ہے؟ کیا فرق ہے؟ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علت اور کیا حکمت ہے؟ اُم المومنین نے اس سوال پر کوئی توجہ نہیں دی بلکہ اس کا جواب یوں دیا:

((كُنَّا نُؤْمَرُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.))

"ہم پیارے پیغمبر علیہ السلام کے دور میں روزے کی قضا کا حکم دیے جاتی تھیں اور نماز کی قضا کا حکم ہمیں نہیں دیا جاتا تھا۔" [1]

بس پیارے پیغمبر کا حکم حکمت ہے اور جو حکم آپ نے نہیں دیا اس میں کوئی حکمت نہیں ہے۔ تو یہ ہے اصل دین اور فہم اور صحیح فہم۔ تو کوئی بھی حکمت، اس کو اختراع کر کے اس کی اساس پر کسی عمل کو آپ ایجاد کر لیں جیسے حکمت یہ ہے کہ پیغمبر کا عشق، پیغمبر کی محبت اور پیغمبر سے پیار اور آپ کی ولادت کی خوشی اور عمل یہ ہے اس اساس پر کہ جلوسوں کا اہتمام، ریلیوں کا اہتمام اور پھر رات کے قیام کا اہتمام، مختلف پکوانوں کا اہتمام۔ یہ سارے اعمال جس حکمت سے جوڑے گئے ہیں نہ یہ حکمت ثابت اور نہ وہ عمل ثابت ہے اور یہ چیز حقیقتِ اتباع کے خلاف ہے۔ ہم مسلکِ اتباع کی دعوت دیتے ہیں۔ تو اس طرح تو کوئی بھی شخص حکمت کا اختراع کر کے اس کی اساس پر کوئی بھی عمل جوڑ سکتا ہے۔

امیرِ عمر رضی اللہ عنہ کا دوٹوک فیصلہ

اللہ رب العزت رحمتیں نازل فرمائے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر۔

[1] صحیح مسلم: 335.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کی ایک نشست طلب کرتے ہیں۔ بڑے وقیع القدر صحابہ اس میں موجود تھے۔ اور ایک مسئلہ اٹھایا کہ جب حاجی طواف قدوم کرتا ہے۔ عمرہ کرنے والا طواف قدوم کرتا ہے تو اس طواف میں رمل کرتا ہے۔ اکڑ کے چلتا ہے، بازو پھیلا کر چلتا ہے اور دایاں کندھا کھول کر چلتا ہے اس کی ایک وجہ تھی نبی علیہ السلام کے دور میں۔ جب ہم عمرہ کرنے گئے تھے، عمرۃ القضاء۔ مشرکین مکہ نے کہا تھا: "قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ." مسلمانوں کو مدینے کے بخار نے مار دیا ہے تو یہ مکمل عمرہ کر ہی نہیں سکیں گے۔ بیت اللہ کا طواف، سات چکر، صفا و مروہ کی سعی جو ڈھائی کلومیٹر تک محدود ہے اس میں چلنا اور دوڑنا یہ پورا کر ہی نہیں سکیں گے۔ چنانچہ عمرہ کرنے آرہے ہیں۔ ہم تماشا دیکھنے بیٹھتے ہیں اور جب یہ تھک ہار کے بیٹھ جائیں گے، گر جائیں گے تو ہمیں استہزاء کا موقع مل جائے گا اور مذاق کا موقع مل جائے گا۔ چنانچہ وہ ایک طرف پہاڑ پر بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام اور پیغمبر علیہ السلام عمرہ کررہے تھے۔ نبی علیہ السلام کو ان کی اس بات کی اطلاع مل چکی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم رمل کریں گے، اکڑ کر چلیں گے، سینہ پھیلا کر چلیں گے، بازو کھول کر چلیں گے اور تھوڑا سا بھاگتے ہوئے چلیں گے اور دائیں کندھے کو کھول کرتا کہ ہمارے بازو کی قوت اور صلابت ان پر ظاہر ہو۔ مشرکین مکہ تو استہزاء کی نیت سے پہاڑ پر بیٹھے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ لیکن انھوں نے دیکھا کہ صحابہ تو شکرے کی طرح چھلانگیں مار رہے ہیں اور کندھوں میں طاقت نظر آرہی ہے تو وہ مایوس ہو گئے۔ [1]

[1] صحیح مسلم: 1266.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر عمر نے فرمایا: اب مکہ فتح ہو چکا، مشرکین مکہ کا صفایا ہو چکا اور مکہ دارالاسلام بن چکا ہے۔ اب یہاں پر کفار نہیں ہیں بلکہ کفار کا داخلہ یہاں منع ہے۔ اب ہم بازو کیوں کھولیں؟ اور شکرے کی طرح چھلانگیں کیوں لگائیں؟ رمل کیوں کریں؟ سوال یہی پیدا ہوتا ہے، حکمت جو کارفرما تھی وہ ختم ہو چکی۔ اب یہ کام کیوں کریں؟ فرمایا کہ خبردار! جو عمل اللہ کے پیغمبر کے دور میں ہم کرتے تھے وہ قیامت تک کے لیے مہر ہے، کوئی طاقت اس کو ختم نہیں کر سکتی۔ میں نے اس دفعہ اس لیے بلایا ہے کہ آج کے بعد کوئی امیر، کوئی حاکم، کوئی مفتی، کوئی مجدد، کوئی فقیہ اس حکمت کو سامنے رکھتے ہوئے اس عمل کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرے۔ یہ پیارے پیغمبر کا امر تھا، پیارے پیغمبر کی سنت تھی اور پیارے پیغمبر کی سنت جب شروع ہوتی ہے تو قیامت تک قائم رہتی ہے۔ کوئی دنیا کا مفتی اور کوئی دنیا کا امام اسے ختم نہیں کر سکتا، حالانکہ اس مسئلے کی حکمت ختم ہو چکی۔ دین حکمت کے ساتھ مربوط نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر نے جو حکم دیا اس کی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے۔ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے لیکن اس حکمت کا سمجھنا ضروری نہیں ہے۔ اور دین تو اتباع کا نام ہے۔

نقل پر عقل کی تقدیم پریشانی کا باعث

گوشت اونٹ کا بھی ہے اور گوشت گائے کا بھی ہے۔ کیا وجہ ہے گائے کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اونٹ کا کھانے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ حکمت پر پڑو گے تو پریشان ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔ کیا فرق ہے؟ گوشت یہ بھی ہے اور گوشت وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے۔ دودھ پیتا بچہ اگر پیشاب کر دے تو چھینٹے مارنا کافی ہے، کپڑا پاک ہو جائے گا۔ دودھ پیتی بچی اگر پیشاب کر دے، اسے دھونا ضروری ہے ورنہ وہ کپڑا پاک نہیں ہوگا۔ کیا فرق ہے؟ یہ بھی پیشاب ہے وہ بھی پیشاب ہے۔ اور یہ بھی دودھ پیتے بچے کا ہے وہ بھی دودھ پیتے بچے کا ہے۔ کیا فرق ہے ان دونوں میں؟ حکمت پے بیٹھو گے تو کبھی آپ کامیاب نہیں ہوسکو گے، پریشان ہی رہو گے۔

ظہر کی نماز کی چار رکعتیں سری کیوں ہیں؟ عصر سری کیوں ہے؟ مغرب میں دو رکعت جہری کیوں ہیں؟ ایک سری کیوں ہے؟ فجر میں دو رکعت جہری کیوں ہیں؟ عشاء میں دو جہری کیوں ہیں اور دو رکعت سری کیوں ہیں؟ عشاء کی نماز چار رکعت کیوں فرض ہے؟ مغرب کی تین کیوں ہیں؟ فجر کی دو کیوں ہیں؟ اگر آپ حکمت پر غور کریں گے تو حکمت تو بتائی ہی نہیں گئی۔ حکمت ضرور ہے مگر بتائی نہیں گئی۔ یہ دین دینِ اتباع ہے۔ اگر آپ اس چکر میں پڑ جائیں کہ میرے سامنے حکمت واضح ہو تو پھر قبول کروں گا تو آپ اتباع نہیں کر رہے بلکہ اپنی عقل اور فہم کے غلام بن گئے ہیں۔ جو سمجھوں گا وہ مانوں گا، جو سمجھ نہیں پاؤں گا اس کو نہیں مانوں گا۔ یہ درایت کا مسئلہ گمراہی کی اساس ہے، گمراہی کی کڑی ہے۔ تو آپ ایک حکمت خود تراش کر اس پر کسی مسئلے کو مربوط کریں، اس کو شریعت قرار دیں۔ یہ قطعاً شریعت نہیں ہے۔

محبت دلیل پر قائم ہو

حکمت کیا ہے؟ محبت رسول۔ عمل کیا ہے؟ جلوسوں اور ریلیوں کا اہتمام۔ تو نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حکمت اور نہ یہ عمل جو ہے اس موقعے پر بن سکتا ہے۔ محبت رسول حق ہے۔ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا بلکہ پیغمبر علیہ السلام کی ایسی محبت فرض ہے جو پوری کائنات کی محبت پر غالب ہو۔ لیکن محبت کی اس حکمت کی اساس پر ایسے عمل کرنا جو اللہ کے پیغمبر سے ثابت ہی نہیں یہ دین نہیں ہے بلکہ صرف وہ عمل کریں گے جو پیارے پیغمبر سے ثابت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی اتباع آپ کی محبت کی علامت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی اطاعت آپ کی محبت کی علامت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی تعظیم آپ کی محبت کی علامت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام پر کثرت سے درود پڑھنا اور سلام بھیجنا آپ کی محبت کی علامت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کو سچا جاننا آپ کی محبت کی علامت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی ایسی تصدیق کہ جو حدیث ہمارے سامنے آئے گی اسے قبول کریں گے، کسی حدیث کو رد نہیں کریں گے اپنی برادری کے خلاف پا کر، اپنے امام کے فتوے کے خلاف پا کر، اپنے پیرومرشد کے قول کے خلاف پا کر۔ یہ کوئی محبت نہیں ہے۔ محبت یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کا فرمان آجائے، اس کے خلاف پوری دنیا ہو، دنیا کے محدثین اور فقہاء ہوں، دنیا کے سارے مجددین ہوں، سارے عوام ہوں سب کو ٹھکرا دو اور چھوڑ دو اور پیغمبر علیہ السلام کے فرمان کو سینے سے لگا لو۔ یہ پیغمبر علیہ السلام کی محبت کے تقاضے ہیں۔ تو حکمت اور اس حکمت کے تحت عمل یہ دونوں چیزیں شریعت سے ثابت ہونا ضروری ہیں۔ حکمت اگر شرعی ہے، اس پر عمل کی اساس غیر شرعی ہے تو وہ دین نہیں ہے بلکہ وہ بدعت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشقت بھی دلیل پر قائم ہو

اسی طرح بعض لوگ اپنے عمل کو مشقت پر محمول کر کے اس میں ثواب کی حرص لیے بیٹھے ہیں۔ کہ شریعت تو کہتی ہے: کسی شخص کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے تو اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں جبکہ جلوس کا اہتمام، اس میں بعض اوقات کئی میل پیدل چلتے ہیں، پسینے بہتے ہیں، تھکاوٹ سے چور ہوتے ہیں، مختلف پکوان پکتے ہیں، اس کے لیے محنت ہے، مشقت ہے اور پیسوں کا خرچ کرنا ہے۔ یہ ساری مشقت اس کا کوئی اجر نہیں ہے۔ کسی کھاتے میں نہیں ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مشقت بھی ایک ایسا مسئلہ ہے جو اللہ کے پیغمبر کی سنت سے ثابت ہوگا تو قابلِ قبول ہوگا ورنہ ہر وہ مشقت جو اللہ کے پیغمبر کے منہج اور آپ کے دین سے ہٹ کر ہے اس کا کوئی اجر نہیں ہے۔ تبھی آپ نے اس صحابی سے فرمایا تھا جو حج کرنے نکلا اور پیدل چل دیا کہ سفرِ حج کے دوران پیدل چلوں گا، سواری پر نہیں بیٹھوں گا، دھوپ میں چلوں گا اور بیٹھوں گا سایہ استعمال نہیں کروں گا اور کھاؤں گا نہیں اور پیوں گا نہیں۔ بھوکا اور پیاسا رہوں گا تا کہ مشقت پر اللہ تعالیٰ سے بڑا اجر حاصل کرلوں۔ اجر کثیر کا مستحق بن جاؤں۔ حتی کہ چلتے چلتے بے ہوش ہوکر گر گیا۔ صحابہ اس کو سہارے دے رہے ہیں، اس کو سنبھال رہے ہیں۔ اللہ کے پیغمبر نے پوچھا: کیا ماجرا ہے؟ عرض کیا کہ یہ صحابی ان چار ارادوں کے ساتھ نکلا تھا۔ بھوکا اور پیاسا چلتا رہا، پیدل چلتا رہا، مسلسل دھوپ میں سفر کیا، پڑاؤ ڈالتے تو وہاں بھی سائے تلے نہیں بیٹھتا تھا بلکہ دھوپ میں بیٹھتا، تو کب تک برداشت کرتا؟ حتی کہ غش کھا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گر گیا۔ اس کی حرص یہ تھی کہ ثواب زیادہ ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مشقت میں اس نے اپنے آپ کو ڈال رکھا ہے اللہ کا دین اس سے بری اور لاتعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہے۔ اس کو بتادو کہ تمھیں اللہ کی اطاعت کرنی ہوگی۔ اس کو حکم دو کہ یہ کھانا کھائے اور پانی پیے، سواری پر سفر کرے اور سائے تلے بیٹھے۔ جس تکلیف میں اس نے اپنے آپ کو ڈال رکھا ہے اللہ کا دین اس سے بری ہے۔ [1]

عقبہ بن عامر کی بہن بھی اس عزم کے تحت نکلی تھی کہ پورے سفرِ حج کے دوران سواری پر نہیں بیٹھوں گی، ننگے پاؤں چلوں گی اور ننگے سر چلوں گی۔ سواری پر اس لیے نہیں بیٹھوں گی کہ پیدل چلنے کی تکلیف پر اللہ سے اجر کی حرص لیے اور ننگے پاؤں اس لیے کہ راستے میں کانٹے چبھیں گے، ٹھوکریں لگیں گی، پاؤں زخمی ہوں گے، اس پر بھی ثواب ملے گا۔ اور ننگے سر اس لیے کہ سر ڈھانپنا ایک تشریف اور شرف کی علامت ہے اور سر کو کھولنا اس دور میں ذلت کی علامت تھی۔ چونکہ حج کی عبادت اللہ کے لیے ہے تو اللہ کے سامنے اظہار ذلت، تذلل، اس کا اضافی اجر ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا.))

عقبہ! اپنی بہن کو کہہ دو: ایسا اگر کروگی، پورا سفرِ حج پیدل کروگی، ننگے پاؤں چلوگی، ننگے سر چلوگی تو لوگ لوٹیں گے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور جنت کے وعدے

---

[1] صحيح البخاري: 6703/4، وسنن أبي داود: 3300.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کر اور تمھاری بہن لوٹے گی اللہ کا غضب اور اس کی ناراضی لے کر۔ کیونکہ اس مشقت کا اللہ کے دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ [1] مشقت کی کوئی اساس نہیں ہے۔ بلکہ ہر وہ مشقت جو اللہ کے پیغمبر کے دین کے تابع ہے، جو اللہ کے پیغمبر کے فرامین کے تابع ہے اس کا اجر ہے۔

بنوسلمہ والوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اپنے گھر ہم مسجد نبوی کے قریب لے آئیں، ہمارے گھر دور ہیں۔ کسی کا گھر ایک میل کے فاصلے پر، کسی کا دو میل کے فاصلے پر۔ اپنے گھر ہم قریب لے آئیں تا کہ مسجد نبوی کا پڑوس ہم کو حاصل ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنوسلمہ! ((أثَارَكُمْ.)) اپنے گھر اگر قریب لے آؤ گے تو یہ ایک میل اور دو میل نماز کے لیے پیدل چل کر آتے ہو ان قدموں کا ثواب تمھیں کیسے ملے گا؟ [2] یہ مشقت ہے۔ ایک میل چلنا، دو میل چلنا کس عمل کے لیے؟ نماز کی ادائیگی کے لیے، مسجد میں حاضری کے لیے۔ یہ مشقت اللہ کے پیغمبر کے دین کے دائرے میں ہے۔ اس کا اجر اور ثواب ہے لیکن ایک شخص ایک مشقت کا پہلو اپنی طرف سے طے کر لے، اس پر عمل کرنا شروع کر دے، وہ مشقت کیونکہ نبی علیہ السلام کے عمل سے، آپ کے منہج سے، آپ کے دین سے ثابت نہیں، لہٰذا اس کا کوئی اجر، کوئی ثواب نہیں ہے۔ تو کسی بھی عمل کے تعلق سے مشقت کی اساس، مشقت کی نیت یہ بھی ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے لیے دلیل

---

[1] صحيح مسلم: 1644، وإرواء الغليل: 324/8.

[2] صحيح البخاري: 655.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کرنا ضروری ہے۔ دلیل کے بغیر نہیں۔ مشقت کا جو راستہ ہے اس کی بھی تحدید اللہ کے پیغمبر کی سنت کرتی ہے اور اللہ کے پیغمبر کے فرامین کرتے ہیں انسان کی اپنی عقل نہیں۔ انسان اپنی عقل سے کسی عمل کو مشقت پر محمول کر کے، اسے اپنائے اور اس کو اجر کی حرص ہو، ہرگز نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔

صرف سوچ کا اچھا ہونا کافی نہیں

جیسے ان صحابہ نے کہ نبی علیہ السلام نے تو سفرِ فتح مکہ میں عصر کے وقت روزہ افطار کر لیا تھا، کیونکہ صحابہ کا نقاہت کے مارے برا حال تھا۔ مشورہ دیا گیا: کل ہم مکہ میں داخل ہوں گے، ہو سکتا ہے مشرکین سے مقابلہ ہو جائے، روزے نے ان کو کمزور کر دیا، رمضان کا مہینہ تھا۔ کیوں نہ افطار کر لیا جائے۔ کچھ کھا پی لیں طاقت بحال ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے عصر کے وقت ہی اجازت دے دی کہ روزہ ابھی افطار کر لو، کھاؤ اور پیو، تمھیں مکمل روزے کا ثواب دے دوں گا۔ صحابہ اس پر خوش ہوئے۔ افطار کر لیا۔ کھانے لگے، پینے لگے مگر بعض صحابہ نے کہا: ہم تو وقت پر افطار کریں گے تاکہ زیادہ ثواب ملے۔ یہ صحابہ کسی فرقے کی پیداوار نہیں تھے۔ یہ عمل انھوں نے کسی فرقے کی اتباع میں نہیں کیا بلکہ یہ عمل انھوں نے اس بنا پر کیا کہ ہمیں زیادہ اجر ملے۔ نبی علیہ السلام کو اطلاع مل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ.))

"تین بار فرمایا کہ جو لوگ اب تک روزے سے ہیں وہ سب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب نافرمان ہیں، نافرمان ہیں، نافرمان ہیں۔"❶

حالانکہ کہ وہ روزے سے ہیں اور اس مشقت پر اجر کے متمنی ہیں۔ لیکن نہیں۔ مشقت کا دائرہ بھی شریعت محدود کرتی ہے اور اس کا تعین بھی اللہ کے پیغمبر کا دین کرتا ہے۔ اب حقیقتِ اتباع اہل الحدیث کی دعوت سے پہچاننے کی کوشش کرو۔

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي﴾ ❷

"کہہ دیجیے! اگر اللہ کی محبت کے طلب گار ہو تو میری اتباع کرو۔"

حقیقی اتباع کی علامت

وہ اتباع کیا ہے؟ اتباع خود ساختہ مناہج پر قائم نہیں ہے بلکہ اتباع ایک ایسا معاملہ ہے جو پورا کا پورا اللہ کے پیغمبر کے دین اور اللہ کے پیغمبر کی پیروی میں رنگا ہوا ہے۔ اس میں عمل اور جزئیاتِ عمل اور زمانہ عمل اور مکان عمل، کیفیتِ عمل، سببِ عمل، جنس عمل، مشقت عمل، حکمت عمل یہ ساری کی ساری چیزیں اللہ کے پیغمبر کے دین سے ثابت ہونا ضروری ہیں۔ اگر کوئی چیز ثابت نہ ہوسکی تو وہ عمل اللہ کے پیغمبر کی اتباع میں نہیں ہوسکتا۔ کھانا کھلانا یقیناً نیکی ہے۔ اس کو اگر مقرون کرو ایک سبب کے ساتھ۔ کوئی فوت ہوگیا، رسم سوئم ہے۔ کھانے پکیں گے، تو کھانا کھلانا نیکی ہے اس کو مقرون کیا ایک سبب کے ساتھ۔ وہ سبب اللہ کے پیغمبر سے ثابت نہیں ہے۔ قرآن پڑھنا ایک نیکی ہے مگر قرآن خوانی کو مقرون کیا جائے تیجے کے ساتھ، دسویں اور چالیسویں کے ساتھ، یہ ایسے اسباب ہیں جو پیارے پیغمبر سے ثابت

❶ صحیح مسلم: 1114. ❷ آل عمران: 31/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہیں۔تو خالی عمل کو نہیں دیکھا جائے گا۔عمل کے سبب کو،عمل کی کیفیت کو،عمل کی جنس کو،عمل کے زمان کو،عمل کے مکان کو،عمل کی مشقت کو،عمل کی حکمت کو، یہ تمام کی تمام چیزیں محدود ہیں شریعت کے دائرے میں اور پیغمبر علیہ السلام کی سنت میں، تب ہی اتباع کا معنیٰ مکمل ہوگا۔اور یہ دعوتِ اہل حدیث ہے۔اس طریقے سے اگر پیغمبر علیہ السلام کی اتباع قائم ہو جائے تو اس ملک میں، اس قوم میں اللہ کی برکتیں اور رحمتیں نچھاور ہوں گی اور امن ملے گا، رزق کی فراوانی ہوگی، نعمتیں حاصل ہوں گی اور اس کے بعد آخرت کی کامیابی، جنت کے وعدے یقینی ہیں کیونکہ اللہ کے پیغمبر کا فرمان ہے: میری پوری امت جنتی ہے، سوائے اس کے جو انکار کر دے۔صحابہ نے پوچھا: انکار بھلا کون کرسکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو میری اطاعت کرے گا، میری اتباع کرے گا حقیقتِ اتباع کے ساتھ، وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا اور جو شخص میری اتباع نہیں کرے گا، کسی وجہ سے اس کی اتباع کا معنیٰ پورا نہ ہوسکا تو وہ شخص جنت میں جانے کا انکار کر بیٹھا۔اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔" [1]

تو حقیقتِ اتباع کو پہچانیے! اللہ پاک ہم کو توفیق عطا فرما دے، ہم سچے اللہ کے پیغمبر کے متبع فرماں ہو جائیں اور حقیقتِ اتباع کے ان تمام معانی کے ساتھ، ان تمام حقائق کے ساتھ تاکہ ہمارا ہر عمل پیارے پیغمبر کی اتباع میں لکھا جائے اور شمار کیا جائے اور وہی عمل اللہ کے ہاں قابلِ قبول ہے اور کوئی چیز اگر پیچھے رہ

[1] صحيح البخاري: 7280.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی، اتباع کے دائرے سے باہر نکل گئی تو وہ مردود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.)) ❶

''جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس عمل کی کوئی وجہ ہماری شریعت کے خلاف ہے، ہمارے عمل کے خلاف ہے تو وہ مردود ہے، اس کا کوئی اجر نہیں اور کوئی ثواب نہیں۔''

اللہ پاک اس حقیقت کا فہم عطا فرمادے۔ عمل کی توفیق دے دے۔

((وَأَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ.))

❶ صحیح مسلم: 1718.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اللہ کا شکر ہے کہ ادارے نے اس سے قبل بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم، رفعت، حرمت اور سیرت پر مختصر اور جامع کتب شائع کی ہیں۔ اس سلسلے کی ایک اور کڑی آپ کے زیر مطالعہ ہے۔

علمی دنیا کا وہ کونسا فرد ہوگا جو فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کو نہ جانتا ہو۔ موصوف عالم، محدث، مجتہد اور دورِ حاضر کے اہل بصیرت اور دانش وروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا ایک مضمون تحقیقی اور علمی میگزین ''ماہنامہ ضیائے حدیث، لاہور'' میں ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ برادرم مولانا ابوسفیان عباس میر محمدی حفظہ اللہ جو کہ ضیائے حدیث کے مستقل کالم نگار ہیں نے مشورہ دیا کہ شیخ کے چند مضامین و مقالات کو کتابی شکل میں افادۂ عام کے لیے شائع کیا جائے۔

محترم شبیر صدیق صاحب حفظہ اللہ نے ہامی بھری اور یہ کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر نصیب فرمائے۔ آمین

والسلام

محمد نعمان فاروقی

ریسرچ فیلو: پیغام ٹی۔وی

7 ستمبر 2022ء/ صفر 1444ھ

مسلم پبلیکیشنز

48-ہادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور 0312-4246740

9214568521

Designed by: عبدالواسع 0307-4122161